عشر من الفطرة

آسمانی شریعتوں کے مشترکہ احکام

www.KitaboSunnat.com

فصل الخطاب
FAS-UL-KHITAB

فاروق رفیع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

عشر من الفطرة

آسمانی شریعتوں کے مشترکہ احکام

الفطرة

فاروق رفیع

فصل الخطاب
FASL-UL-KHITAB

فصل الخطاب للنشر والتوزیع
0300-8074150

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

آسمانی شریعتوں کے مُشترکہ اَحکام

تالیف: فاروق رفیع

ملنے کے پتے

مکتبہ قدوسیہ ،رحمان مارکیٹ،غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور 042-37351124
نعمانی کتب خانہ : حق سٹریٹ،اُردو بازار لاہور فون:042-37321865
مکتبہ اسلامیہ : ہادیہ حلیمہ سنٹر، اردو بازار لاہور فون: 042-37244973
مکتبہ اسلامیہ: بیرون امین پور بازار، کوتوالی روڈ، فیصل آباد فون: 041-2641204
اسلامی اکیڈمی: الفضل مارکیٹ، اردو بازار لاہور فون: 042-37357587
کتاب سرائے: الحمد مارکیٹ، اردو بازار لاہور فون: 042-37320318
مکتبہ عائشہ اقبال مارکیٹ، اقبال روڈ، کمیٹی چوک، راولپنڈی فون: 051-5551014
اسلامک بک کمپنی: امین پور بازار، فیصل آباد فون: 041-2647308
دار الاندلس: ہادیہ حلیمہ سنٹر، اردو بازار لاہور فون: 042-37242314
دار الاندلس: بالمقابل سفاری پارک گلشن اقبال کراچی فون: 021-34835502
دار الاندلس: مرکز القادسیہ، 4-لیک روڈ چوبرجی فون: 042-37230549

فصل الخطاب
للنشر والتوزیع
0300-8074150

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

- مقدمۃ الکتاب 7
- فطرتی امور 10
- امور فطرت کی تعبیر وتشریح 10
- فطرت کی اقسام 11
- امور فطرت کے متعلق مروی روایات 11
- خلاصہ بحث 13
- غیر ثابت فطرتی امور 13
- مونچھیں پست کرنا 16
- مونچھیں کاٹنے کی دوسری صورت 18
- ایک توہم کا ازالہ 20
- مونچھیں نہ کاٹنے کی مدت 20
- داڑھی کو باقی چھوڑنا 21
- داڑھی مونڈنا 21

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- اللہ تعالیٰ کی تخلیق کو بدلنا 22
- رسول اللہ ﷺ کے حکم کی مخالفت 24
- داڑھی مونڈنا کفار ومشرکین 26
- داڑھی مونڈنا عورتوں کی مشابہت 27
- داڑھی کی تعریف 29
- داڑھی بچہ کا حکم 32
- داڑھی کاٹنے کے بارے میں 33
- جمہور علماء کا موقف 33
- راجح موقف 34
- قرآن سے ثبوت 35
- نبوی احکام سے ثبوت 36
- انبیاء علیہم السلام کی سنت سے ثبوت 41
- آثار صحابہ سے ثبوت 43
- ائمہ لغت سے ثبوت 46
- شارحین کے اقوال سے ثبوت 47

مسواک کرنا 49

- مسواک کی فضیلت واہمیت 50
- وضو کے وقت مسواک کرنا 51
- نماز کے وقت مسواک کرنا 51
- تلاوت کے وقت مسواک کرنا 52

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- منہ بدبودار ہونے کی صورت 52
- نیند سے بیدار ہونے پر مسواک 53
- کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا 55
- کلی کرنے اور ناک میں پانی چڑھانے کا طریقہ 56
- ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ کرنا 57
- استنجا کرنا 59
- بائیں ہاتھ سے استنجاء کرنا 60
- پانی اور ڈھیلوں سے استنجا کرنا 61
- پانی سے استنجا کرنا 61
- ڈھیلوں سے استنجا کرنا 62
- کم از کم تین ڈھیلے استعمال کرنا 62
- ہڈی، گوبر اور کوئلہ استعمال نہ کرنا 63
- استنجا کرنے کے بعد مٹی یا صابن سے ہاتھ ملنا 64
- انگلیوں کے پورے اور جوڑ دھونا 65
- ختنے کروانا 69
- ختنہ کا مشروع وقت 72
- عمر رسیدہ افراد کا ختنہ 73
- ناخن تراشنا 75
- ناخن کاٹنے کی مدت 76
- جمعہ کے دن ناخن کاٹنا 76

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- نماز جمعہ سے پہلے ناخن نہ کاٹنا 78
- ناخن کاٹنے میں تاخیر کی مدت 79
- ناخن دفنانا 79

بغلوں کے بال اکھاڑنا 81

- زیر ناف بال مونڈنا 84
- عورتوں کا بالوں کی صفائی کے لیے لوہا استعمال کرنا 87
- زیر بغل بال اکھاڑنے اور زیر ناف بال مونڈنے کی اکثر مدت 88

کنگھی کرنا 90

- کنگھی کا اہتمام کرنا اور بالوں کو پراگندگی سے بچانا 91
- روزانہ کنگھی کرنے کی ممانعت 92
- ایک شبہے کا ازالہ 93
- درمیان سر سے مانگ نکالنا 95
- مانگ نکالتے وقت دائیں جانب 96

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقدمۃ الکتاب

نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ، أَمَّا بَعْدُ!

اسلام سمیت تمام آسمانی ادیان انسان کے وقار اور شخصیت کے نکھار کے حامل ہیں اور اپنے پیروکاروں کے لیے ایسے احکام لے کر آئے جن میں شخصی وقار، شخصی وجاہت اور طہارت و پاکی کے اعتبار سے ہر طرح کا وقار اور خوب صورتی ہو۔ انسان حسن سیرت و حسن کردار کا بہترین نمونہ قرار پائے اور جیسے اسلامی عقائد و نظریات، عبادات و معاملات میں ایک خاص حسن پایا جاتا ہے اسی طرح اس کے ماننے والے جسمانی پاکی اور صفائی کے لحاظ سے اکمل و اشرف صورت سے متصف ہو کر معاشرتی زندگی میں عزت و وقار والی زندگی گزاریں۔ ان کے شخصی محاسن اور جسمانی ساخت اور بالوں کی وضع قطع، ان کی تزئین و آرائش اور دیگر ضروری محاسن کو دیکھ کر لوگ ان سے مانوس ہوں، ان کی وضع قطع سے نفرت اور تکدر پیدا نہ ہو اور معاشرے میں یہ لوگوں کی نظروں سے گری ہوئی زندگی نہ گزاریں۔ ایسی صفات اور شخصی محاسن جو انسان کو ہر معاشرے میں باوقار بناتے اور ہر ماحول اور دور کے شخص کی صفائی و ستھرائی کی ضرورت کو پورا کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے وہ احکام ہر آسمانی شریعت میں نازل کر کے انھیں انجام دینے کی ترغیب دی ہے اور انھیں اپنانے پر زور دیا ہے۔ ان مشترکہ اور متفقہ احکام و مسائل کو فطرتی امور سے تعبیر کر کے انھیں فطرت کے موافق قرار دیتے ہوئے شرعی تعلیمات کے تناظر میں ان کی اہمیت کو دو چند کر دیا ہے۔ جہاں توحید

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باری تعالیٰ تمام امتوں کا مرکزی مسئلہ رہا ہے کہ ہر امت نے توحید کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے ساتھ اسے قبول کرنے اور اپنانے پر زور دیا ہے، اسی طرح یہ فطرتی امور (امتوں کے مشترکہ احکام) کی بھی ہر امت کو خاص تاکید کی ہے اور انبیاء ورسل سمیت ان کی امتوں کو پابند کیا ہے کہ وہ ان احکام کو اپنے اجسام پر لاگو کریں اور معاشرے کی نفرت، حقارت اور بے توقیری سے بچیں۔ ان احکام پر عمل پیرا ہو کر ایک جاذب نظر اور باوقار شخصیت کے حامل ہوں۔ طہارت وصفائی، شخصی کمال وشخصی وقار کے ساتھ ان احکام پر عمل پیرا ہو کر اجر وثواب بھی حاصل کریں ۔ چنانچہ مردوں اور عورتوں کے لیے مکمل انسانی حسن پانے، خوب صورتی کی کامل صفات حاصل کرنے اور شخصیت کو پرکشش بنانے کے لیے ان فطرتی امور کی انجام دہی لازم ہے، باقی خوب صورتی کے طریقے شخصیت میں مزید نکھار پیدا کرتے ہیں۔ چونکہ فطرتی امور تمام امتوں کے اجتماعی ومتفقہ احکام ہیں اس لیے شریعت اسلامیہ نے بھی ان امور کو اختیار کرنے کی خاص تاکید کی ہے۔ ان امور میں سے کچھ کو فرائض کا درجہ دیا ہے تو کچھ کو مستحبات کا۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ان امور سے واقفیت حاصل کر کے ان پر من وعن عمل کر کے ان اجتماعی احکام سے شخصیتوں کو بھی نکھاریں اور فرائض ومستحبات پر عمل پیرا ہو کر اجر وثواب بھی کمائیں اور ان کامل واشرف صفاتی کی رہنمائی میسر آنے پر اپنے محسن خالق کا شکر بھی ادا کریں۔

بے دین وملحد اور فتنہ گر لوگوں سے متاثر ہو کر شرعی امور کی مخالفت کے مرتکب نہ ہوں اور نہ شرعی احکام کی پامالی کرنے والوں کے ظاہری وبناوٹی حسن سے مرعوب ہو کر شرعی احکام کی پامالی کی جسارت پر آمادہ ہوں۔ خوب صورتی شرعی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے اور شرعی امور کی پاسداری میں ہے۔ شرعی امور کی پامالی پر نظر آنے والی بناوٹی ومصنوعی خوب صورتی شیطان کو تو خوش کرے گی اس سے اللہ رب العزت ناراض ہو جاتے ہیں۔ سو جن امور کی انجام دہی میں حقیقی خوب صورتی اور شخصی وقار ہے وہی امور اختیار کرنے چاہییں، اس سے رب تعالیٰ خوش بھی ہوتے ہیں اور ان پر عمل پیرا ہونے سے جہاں دین اسلام کے ساتھ تعلق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مستحکم ہوتا ہے وہاں اخروی درجات بلند ہوتے اور انسان اللہ تعالیٰ کی لعنت و نفرت سے محفوظ رہتا ہے۔ سو امور فطرت میں سے ہر امر اور حکم کو خوش دلی سے تسلیم کر انھیں انجام دینے کا تہیا کر لیں اور ان مشترکہ احکام کو اپنی ذات پر لاگو کر لیں، اس میں خیر ہی خیر ہے اور بہت بڑے شرور سے بچاؤ۔

زیر نظر کتاب میں فطرتی امور (فطرت کے موافق امتوں کے مشترکہ احکام) کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے، ہر حکم کے بارے میں منقول دلائل کی شرح و بسط سے وضاحت کی گئی ہے اور ان امور کے بارے میں ثابت و غیر ثابت دلائل کو مفصل بیان کیا ہے۔ مقصود لوگوں میں شرعی امور کی اہمیت اجاگر کرنا اور شرعی احکام پر عمل کا شوق پیدا کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس حقیر سی کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور عامۃ الناس کی اصلاح کا ذریعہ بنائے۔

اخوکم فی اللہ

فاروق رفیع

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فطرتی امور

امور فطرت کی تعبیر وتشریح:

امور فطرت کا تعلق انسانی بدن کی صفائی اور حسن سیرت کے ساتھ ہے، اس لیے ان امور کی ادائیگی انسانی سیرت کا حسن ہے۔

[1] امور فطرت کی تعبیر وتشریح میں امام نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

''فطرت کے مفہوم و مراد میں علماء کا اختلاف ہے۔ امام خطابی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ اکثر علماء کا موقف ہے کہ فطرت سے مراد سنت ہے اور خطابی کے علاوہ دیگر علماء بھی یہی مفہوم بیان کرتے ہیں کہ اس (امور فطرت) سے مراد انبیاء کرام علیہم السلام کی سنتیں ہیں اور ایک قول کے مطابق فطرت سے مراد دین ہے۔ پھر ان امور میں سے زیادہ تر امور علماء کے نزدیک واجب نہیں ہیں۔'' ❶

[2] علامہ شوکانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

''یہ چیزیں (امور فطرت) جب عمل میں لائی جائیں تو ان پر عمل پیرا شخص اس فطرت سے متصف ہو جاتا ہے، جس فطرت پر اللہ تعالیٰ نے بندوں کو پیدا کیا

❶ شرح النووی: ٣/ ١٤٨۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ اس نے بندوں کو ان امور سے متصف ہونے کی ترغیب دی ہے اور ان کے لیے یہ امور پسند کیے ہیں تاکہ یہ اکمل صفات اور اشرف صورت والے ہو جائیں۔ بیضاوی نے حدیث میں مذکور فطرت کا مجموعی معنی یہ بیان کیا ہے کہ اس سے مراد وہ قدیم سنت ہے جسے انبیاء علیہم السلام نے پسند کیا ہے اور تمام شریعتوں کا اس پر اتفاق رہا ہے گویا یہ ایک فطرتی امر ہے جس سے لوگ منسلک رہے ہیں۔''[1]

فطرت کی اقسام:

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

'' فطرت کی دو قسمیں ہے: ایک کا تعلق دل سے ہے۔ اس پہلی قسم سے مراد اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنا، اس سے محبت کرنا اور اسے ہر ماسوا پر ترجیح دینا ہے۔ دوسری قسم فطرت عملیہ یعنی امور فطرت ہیں۔ پہلی قسم روح اور دل کی تطہیر کرتی ہے اور دوسری قسم امور فطرت ہیں جو بدن کی صفائی اور طہارت کا باعث ہیں۔ دونوں قسمیں ایک دوسری کو تقویت دیتی ہیں۔''[2]

امور فطرت کے متعلق مروی روایات:

امور فطرت کے متعلق مروی روایات کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اَلْفِطْرَةُ خَمْسٌ، أَوْ خَمْسٌ مِنَ الفِطْرَةِ: الْخِتَانُ، وَالِاسْتِحْدَادُ، وَنَتْفُ الْإِبْطِ، وَتَقْلِيْمُ الْأَظْفَارِ، وَقَصُّ الشَّارِبِ»[3]

'' پانچ چیزیں فطرت ہیں یا پانچ چیزیں فطرت سے ہیں: ختنہ کرنا، زیر ناف

---

[1] نيل الأوطار: ١/ ١٢١۔

[2] تحفة المودود باحكام المولود ص: ١٨٢۔

[3] صحيح بخاری: ٥٨٨٩۔ صحيح مسلم: ٢٥٧۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بال مونڈھنا، بغلوں کے بال اکھیڑنا، ناخن تراشنا اور مونچھیں کاٹنا۔“

⌘ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ: قَصُّ الشَّارِبِ، وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ، وَالسِّوَاكُ، وَاسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ، وَقَصُّ الْأَظْفَارِ، وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ، وَنَتْفُ الْإِبِطِ، وَحَلْقُ الْعَانَةِ، وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ، قَالَ زَكَرِيَّا: قَالَ مُصْعَبٌ: وَنَسِيتُ الْعَاشِرَةَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ الْمَضْمَضَةَ» [1]

”دس چیزیں فطرت سے ہیں: مونچھیں کاٹنا، داڑھی باقی چھوڑنا، مسواک کرنا، پانی سے ناک کی صفائی کرنا، ناخن تراشنا، انگلیوں کے پورے اور جوڑ دھونا، بغلوں کے بال اکھیڑنا، زیرناف بال مونڈھنا اور پانی بہانا (یعنی استنجا کرنا)۔ زکریا کہتے ہیں کہ مصعب نے بیان کیا کہ دسویں چیز میں بھول گیا مگر وہ کلی ہی ہے۔“

⌘ سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ﴿وَإِذِ ابْتَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ﴾ (البقرة:١٢٤) کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی طہارت میں آزمائش کی:

«اِبْتَلَاهُ اللّٰهُ بِالطَّهَارَةِ، خَمْسٌ فِي الرَّأْسِ وَخَمْسٌ فِي الْجَسَدِ، فِي الرَّأْسِ: قَصُّ الشَّارِبِ، وَالْمَضْمَضَةُ، وَالِاسْتِنْشَاقُ، وَالسِّوَاكُ، وَفَرْقُ الرَّأْسِ، وَفِي الْجَسَدِ: تَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ، وَحَلْقُ الْعَانَةِ، وَالْخِتَانُ، وَنَتْفُ الْإِبِطِ، وَغَسْلُ مَكَانِ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ بِالْمَاءِ» [2]

[1] صحيح مسلم:٢٦١۔ سنن أبی داوٗد: ٥٣۔ جامع ترمذی: ٢٧٥٧۔ سنن ابن ماجه: ٢٩٣۔

[2] صحيح: تفسير عبد الرزاق: ١١٦۔ مستدرك حاكم: ٢/ ٢٦٦۔ سنن بيهقی: ٦٨٥۔ صحيح أبی داوٗد: ١/ ٩٤۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

''اللہ تعالیٰ نے طہارت سے ان کی آزمائش کی، ان میں سے پانچ چیزوں کا تعلق سر کے ساتھ اور پانچ چیزوں کا تعلق باقی جسم کے ساتھ تھا۔ سر سے متعلق (طہارت) مونچھیں کترنا، کلی کرنا، ناک کی پانی سے صفائی کرنا، مسواک کرنا اور سر کی مانگ نکالنا تھا اور جسم سے متعلق (طہارت) ناخن کاٹنا، زیر ناف بال مونڈھنا، ختنہ کرنا، بغلوں کے بال اکھیڑنا اور پیشاب و پاخانے کے نشان کو پانی سے دھونا۔''

غیر ثابت فطرتی امور:

امور فطرت کے بارے میں کچھ روایات غیر ثابت ہیں، جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

① سیدنا ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«أَرْبَعٌ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِينَ: الْحَيَاءُ، وَالتَّعَطُّرُ، وَالسِّوَاكُ، وَالنِّكَاحُ» ❶

''چار چیزیں انبیاء علیہم السلام کی سنت ہیں: حیا، عطر کا استعمال، مسواک اور نکاح کرنا۔''

② سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«خَمْسٌ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِيْنَ: الْحَيَاءُ، وَالْحِلْمُ، وَالْحِجَامَةُ، وَالتَّعَطُّرُ، وَالنِّكَاحُ» ❷

''پانچ چیزیں انبیاء علیہم السلام کی سنت ہیں: حیاء، حلم، سینگی لگوانا، خوشبو استعمال کرنا اور نکاح کرنا۔''

③ ملیح بن عبداللہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

❶ ضعیف: جامع ترمذی: ١٠٨٠۔ مسند احمد: ٥/ ٤٢١۔ طبرانی کبیر: ٤٠٨٥۔ ارواء الغلیل: ٧٥۔ حجاج بن ارطاۃ ضعیف اور مدلس راوی ہے اور ابو شمال مجہول ہے۔

❷ ضعیف جدا: طبرانی کبیر: ١١/ ١٨٦: ١١٤٤٥۔ ارواء الغلیل: ١/ ١١٧۔ اس میں ابن جریج کی تدلیس ہے اور عمر بن شیبہ متروک راوی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے فرمایا:

«خَمْسٌ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِينَ: الْحَيَاءُ، وَالْحِلْمُ، وَالْحِجَامَةُ وَالسِّوَاكُ، وَالتَّعَطُّرُ» ❶

''پانچ چیزیں انبیاء علیہم السلام کی سنت ہیں: حیاء، حلم، سینگی لگوانا، مسواک کرنا اور خوشبو استعمال کرنا۔''

④ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اَلْوُضُوْءُ قَبْلَ الطَّعَامِ وَبَعْدَهُ مِمَّا يَنْفِي الْفَقْرَ، وَهُوَ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِيْنَ» ❷

''کھانے سے پہلے اور بعد میں وضو کرنا فقر مٹاتا ہے اور یہ انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے۔''

⑤ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّ فِطْرَةَ الْإِسْلَامِ الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَالْاِسْتِنَانُ، وَأَخْذُ الشَّارِبِ، وَإِعْفَاءُ اللِّحَى، فَإِنَّ الْمَجُوْسَ تُعْفِي شَوَارِبَهَا، وَتُحْفِي لِحَاهَا، فَخَالِفُوهُمْ، خُذُوْا شَوَارِبَكُمْ، وَأَعْفُوْا لِحَاكُمْ» ❸

''بلاشبہ فطرت اسلام جمعہ کے دن غسل کرنا، مسواک کرنا، مونچھیں پست کرنا اور داڑھی کو باقی چھوڑنا ہے۔ چنانچہ مجوسی مونچھیں بڑھاتے اور داڑھیاں صاف

---

❶ ضعیف جدا:الاحاد و المثانی: ۲۲۰۸۔ الکنی و الاسماء للدولابی: ۲۶۴۔ مساوی الأخلاق للخرائطی: ۳۲۲۔ طبرانی کبیر: ۲۲/ ۲۹۳: ۷۴۹۔ شعب الایمان للبیهقی: ۷۳۲۰۔ ارواء الغلیل: ۱/ ۱۱۷۔ اس میں عمرو بن محمد بن صهبان متروک راوی ہے اور ملیح بن عبد اللہ اور اس کا باپ اور دادا تینوں مجہول ہیں۔

❷ ضعیف جدا: طبرانی اوسط: ۷۱۶۶۔ نہشل بن سعید متروک راوی ہے۔

❸ ضعیف: صحیح ابن حبان: ۱۲۲۱۔ اسماعیل بن عبد اللہ بن عبد اللہ بن اویس بن مالک اصبحی ضعیف راوی ہے۔ (تحریر تقریب التهذیب)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں سو ان کی مخالفت کرو۔ مونچھیں قطع کرو اور داڑھیاں باقی چھوڑو۔"

امور فطرت کے احکام:

بیان کردہ امور فطرت میں سے کچھ امور واجب اور کچھ مستحب ہیں، جن کی تفصیل ان امور کی تفصیل میں بیان کی جائے گی۔

امور فطرت کی تفصیل:

احادیث صحیح سے ثابت امور فطرت کی تعداد بارہ بنتی ہے، جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔ ۱۔ مونچھیں پست کرنا۔ ۲۔ داڑھی کو اس کی حالت پر چھوڑنا۔ ۳۔ ناخن تراشنا۔ ۴۔ مسواک کرنا۔ ۵۔ کلی کرنا۔ ۶۔ ناک میں مبالغے سے پانی چڑھانا۔ ۷۔ انگلیوں کے پورے اور جوڑ دھونا۔ ۸۔ بغلوں کے بال اکھیڑنا۔ ۹۔ زیر ناف بال مونڈھنا۔ ۱۰۔ استنجاء کرنا۔ ۱۱۔ ختنہ کرنا۔ ۱۲۔ کنگھی کرنا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

① مونچھیں پست کرنا

مونچھیں پست کرنا فطرتی امر ہے، نیز کئی احادیث میں مونچھیں پست کرنے کا حکم دیا گیا ہے جو اس عمل کی فرضیت پر دلالت کرتا ہے۔ تفصیل درج ذیل ہے۔

① سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«مِنَ الفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ» ❶

"مونچھیں کاٹنا فطرتی امر ہے۔"

② سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«خَالِفُوا الْمُشْرِكِيْنَ: وَفِّرُوا اللِّحَى، وَأَحْفُوا الشَّوَارِبَ» ❷

"مشرکین کی مخالفت کرو، داڑھیاں بڑھاؤ اور مونچھیں جڑ سے صاف کرو۔"

③ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«جُزُّوا الشَّوَارِبَ، وَأَرْخُوا اللِّحَى، خَالِفُوا الْمَجُوْسَ» ❸

"مونچھیں کاٹو اور داڑھیاں لٹکاؤ، مجوسیوں کی مخالفت کرو۔"

---

❶ صحیح بخاری: ۵۸۸۸۔

❷ صحیح بخاری: ۵۸۹۲۔ صحیح مسلم: ۲۵۹۔

❸ صحیح مسلم: ۲۶۰۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

④ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں:

«أَنَّهُ أَمَرَ بِإِحْفَاءِ الشَّوَارِبِ، وَإِعْفَاءِ اللِّحْيَةِ» ❶

"آپ نے مونچھوں کو مکمل صاف کرنے اور داڑھی کو باقی چھوڑنے کا حکم دیا۔"

⑤ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«أَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَأَعْفُوا اللِّحَى» ❷

"مونچھیں جڑ سے صاف کرو اور داڑھیاں نہ کاٹو۔"

⑥ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«خَالِفُوا الْمُشْرِكِينَ: أَحْفُوا الشَّوَارِبَ، وَأَوْفُوا اللِّحَى» ❸

"مشرکین کی مخالفت کرو، مونچھیں جڑ سے صاف کرو اور داڑھیاں پوری کرو۔"

⑦ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«اِنْهَكُوا الشَّوَارِبَ، وَأَعْفُوا اللِّحَى» ❹

"مونچھیں کاٹنے میں خوب مبالغہ کرو اور داڑھیاں نہ کاٹو۔"

فوائد:

درج بالا احادیث میں مونچھیں مبالغے سے کاٹنے کا حکم ہے کہ انھیں جڑ سے اتنی زیادہ مقدار میں کاٹا جائے کہ جلد بالکل صاف ہو جائے اور مونچھوں پر بالوں کی معمولی مقدار بھی دکھائی نہ دے۔ اس کے لیے قینچی یا مشین کا استعمال کرنا چاہیے، استرا اور بلیڈ وغیرہ کا استعمال درست نہیں کیونکہ مونچھیں کاٹنے کے جتنے بھی الفاظ احادیث میں وارد ہوئے، ان میں مونچھیں کاٹنے کا حکم ہے کسی بھی حدیث میں مونچھیں مونڈھنے کا حکم نہیں ہے۔

❶ صحیح مسلم: ٢٥٩۔ سنن أبی داود: ٤١٩٩۔ جامع ترمذی: ٢٧٦٤۔

❷ صحیح مسلم: ٢٥٩۔ جامع ترمذی: ٢٧٦٣۔ سنن نسائی: ٥٠٤٩۔

❸ صحیح مسلم: ٢٥٩۔

❹ صحیح بخاری: ٥٨٩٣۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مونچھیں کاٹنے کی دوسری صورت:

مونچھیں کاٹنے کی دوسری صورت یہ ہے کہ تمام مونچھیں نہ کاٹی جائیں، بلکہ ہونٹوں سے اضافی بال کاٹ دیے جائیں اور ہونٹوں سے آگے نکلے بالوں کو خوب اچھی طرح کاٹا جائے، اس مفہوم کے متعلق مروی روایات درج ذیل ہیں۔

① سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ لَمْ يَأْخُذْ مِنْ شَارِبِهِ فَلَيْسَ مِنَّا» ❶

''جو شخص اپنی کچھ مونچھیں نہ کاٹے وہ ہم سے نہیں ہے۔''

② سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

«وَكَانَ شَارِبِي وَفَى فَقَصَّهُ لِي عَلَى سِوَاكٍ أَوْ قَالَ: أَقُصُّهُ لَكَ عَلَى سِوَاكٍ؟» ❷

''میری مونچھیں بڑھی ہوئی تھیں تو آپ نے انھیں مسواک کے برابر کاٹ دیا یا فرمایا: میں تیرے لیے (مونچھیں) مسواک کے برابر کاٹ دیتا ہوں۔''

اس کا طریقہ کار یہ ہے کہ مسواک کو مونچھوں کے نیچے ہونٹ کے ساتھ لگایا جائے اور ہونٹ سے بڑھی ہوئی مونچھیں کاٹ دی جائیں۔ اس کی دلیل آئندہ حدیث ہے۔

※ سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

«أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا طَوِيلَ الشَّارِبِ فَدَعَا بِسِوَاكٍ وَشَفْرَةٍ فَوَضَعَ السِّوَاكَ تَحْتَ الشَّارِبِ فَقَصَّ عَلَيْهِ» ❸

''نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جس کی مونچھیں بہت لمبی تھیں تو آپ نے

❶ صحیح: جامع ترمذی: ٢٧٦١۔ سنن نسائی: ١٣۔ مسند بزار: ٤٣٣٢۔ مصنف ابن ابی شیبۃ: ٢٥٤٩٣۔

❷ صحیح: سنن أبی داوٗد: ١٨٨۔

❸ صحیح: مسند أبی داوٗد طیالسی: ٧٣٣۔ سنن بیهقی: ١/ ١٥٠۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک مسواک اور قینچی منگوائی اور مونچھوں کے نیچے مسواک رکھ کر انھیں کاٹ دیا۔"

③ شرحبیل بن مسلم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

«رَأَيْتُ خَمْسَةً مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَمُّوْنَ شَوَارِبَهُمْ وَيُعْفُوْنَ لِحَاهُمْ وَيُصَفِّرُوْنَهَا، أَبُو أُمَامَةَ الْبَاهِلِيُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُسْرٍ الْمَازِنِيُّ، وَعُتْبَةُ بْنُ عَبْدٍ السُّلَمِيُّ، وَالْحَجَّاجُ بْنُ عَامِرٍ الثُّمَالِيُّ، وَالْمِقْدَامُ بْنُ مَعْدِي كَرِبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ كَانُوْا يُقَمُّوْنَ مَعَ طَرَفِ الشَّفَةِ» ❶

"میں نے پانچ اصحاب رسول: ابو امامہ باہلی، عبداللہ بن بسر مازنی، عتبہ بن عبد سلمی، حجاج بن عامر ثمالی اور مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہم کو دیکھا یہ مونچھیں صاف کرتے، داڑھیاں نہ کاٹتے اور داڑھیوں کو زرد رنگ سے رنگتے تھے۔ یہ (صحابہ) ہونٹ کے کنارے سے مونچھیں صاف کرتے تھے۔"

فوائد:

❶ یہ احادیث اور اثر دلیل ہے کہ تمام مونچھوں کو جڑ سے صاف کرنا لازم نہیں بلکہ ہونٹ کے کنارے کے اوپر والے بال چھوڑ کر مونچھوں کے اضافی بال صاف کرنا بھی مسنون عمل ہے۔ لہٰذا مونچھوں کی یہ صورت بھی مشروع ہے، البتہ مونچھوں کو بالکل صاف کرنا افضل و اولیٰ ہے۔

❷ لمبی اور بھاری مونچھیں رکھنا مشرکین اور مجوسیوں کا شعار ہے، لہٰذا کسی مسلمان کو زیبا نہیں کہ مونچھیں رکھنے میں غیر مسلموں کی نقالی کرے۔ بلکہ شرعی دلائل کا تقاضا ہے کہ ذاتی شوق اور برادری کی رسم کو ترویج دینے کے بجائے احادیث نبوی کی تعمیل کی

❶ حسن: الآحاد و المثانی لابن أبی عاصم: ۲٤۱۳۔ طبرانی کبیر: ۳۲۱۸۔ اسماعیل بن عیاش اور شرحبیل بن مسلم صدوق راوی ہیں۔ علامہ البانی نے اس روایت کو حسن قرار دیا ہے۔ سلسلة الاحادیث الضیعفة: ۹/ ۵۳۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جائے۔ یہی اسلام کا حسن اور مسلمان کا شیوہ ہے۔

ایک توہم کا ازالہ:

عوام الناس میں یہ بات مشہور ہے کہ لبوں سے بڑی ہوئی مونچھیں اگر کسی مشروب میں داخل ہوں تو وہ مشروب ناپاک یا مکروہ ہو جاتا ہے، شرعی طور پر ایسا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ مونچھوں کو نہ کاٹنے کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن ہے سو چالیس دن سے پہلے مونچھیں کاٹ لینی چاہییں اور اتنی مدت میں جتنی بھی مونچھیں بڑھ جائیں اور کسی مشروب و طعام میں داخل ہوں تو شرعی طور پر ان کے ناپاک ہونے کی کوئی دلیل نہیں ہے حتی کہ چالیس دن کے بعد بھی اگر مونچھیں نہ کاٹی جائیں تو وہ شخص اس شرعی حد بندی سے تجاوز کرتا ہے اس کی مونچھیں ناپاک یا نجس نہیں ہوتیں۔ سو ایسے توہمات اور تنگ بندیوں سے گریز کرنا چاہیے۔

مونچھیں نہ کاٹنے کی زیادہ سے زیادہ مدت:

مونچھیں ہفتے دس دن کے بعد جب مناسب سمجھیں کاٹ لینی چاہییں البتہ چالیس دن سے تجاوز نہیں کرنا چاہیے۔ مونچھیں نہ کاٹنے کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن ہے۔ اس انتہائی مدت سے پہلے پہلے مونچھیں کاٹ لینی چاہییں۔

❊ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

«وُقِّتَ لَنَا فِي قَصِّ الشَّارِبِ، وَتَقْلِيمِ الْأَظْفَارِ، وَنَتْفِ الْإِبِطِ، وَحَلْقِ الْعَانَةِ، أَنْ لَا نَتْرُكَ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً» [1]

”ہمارے لیے مونچھیں کاٹنے، ناخن تراشنے، بغلوں کے بال اکھاڑنے اور زیر ناف بال مونڈنے کی مدت مقرر کی گئی کہ ہم انھیں چالیس دن سے زائد نہ چھوڑیں۔“

[1] صحیح مسلم: ۲۵۸۔ سنن أبی داود: ۴۲۰۰۔ جامع ترمذی: ۷۵۹۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

② داڑھی کو باقی چھوڑنا

داڑھی کا تعلق انسانی فطرت سے ہے اور اللہ تعالیٰ نے مرد و زن میں یہ امتیاز رکھا ہے کہ مردوں کے چہرے داڑھیوں سے آراستہ ہیں اور عورتیں اس مردانہ وصف سے محروم ہیں۔ جہاں داڑھی سے آراستہ ہونا مردوں کا خاصہ ہے وہیں فطرتی اور شرعی طور پر داڑھی کو بڑھانے، اسے باقی رکھنے کا حکم ہے اور اسے مونڈنے، کاٹنے اور کسی بھی قسم کی تراش خراش اور کاٹ چھانٹ سے منع کیا گیا ہے تاکہ مردوں کے چہروں پر یہ مردانہ علامت باقی رہے اور مسلمان مرد مشرکوں، مجوسیوں اور عورتوں کی مشابہت سے محفوظ رہیں۔ آئندہ صفحات میں داڑھی کے شرعی احکام، مقدار کے بارے میں شرعی نصوص، ائمہ لغت، حدیث کے شارحین اور ائمہ فقہ و محدثین کے اقوال سے داڑھی کی فرضیت اور اس کو اس کی اصلی حالت پر باقی رکھنے کے دلائل کا بیان ہوگا۔ داڑھی کے بارے میں مکمل تفصیل کے لیے ہماری کتاب ''داڑھی اور خضاب، حقیقت کیا، افسانہ کیا؟'' کا مطالعہ کیجیے۔

داڑھی مونڈنا:

داڑھی مونڈنا بالاتفاق حرام فعل ہے، اس کی حرمت پر اجماع منقول ہے۔ لہٰذا ہر مسلمان مرد کو اس حرام اور باعث لعنت فعل سے احتراز کرنا چاہیے۔ داڑھی مونڈنے کی حرمت کی درج ذیل وجوہ ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(1) اللہ تعالیٰ کی تخلیق کو بدلنا:

داڑھی مونڈنا اللہ تعالیٰ کی تخلیق کو بدلنا ہے اور اللہ تعالیٰ کی تخلیق کو تبدیل کرنا شیطان کی اطاعت اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے۔ سو جس طرح شیطان اللہ کی نافرمانی کی وجہ سے لعنت کا مستحق قرار پایا ہے، شیطان کے پیروکاروں کو بھی اللہ تعالیٰ کی ناراضی اور لعنت سے ڈرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ شیطان لعین کے اہداف کی نشاندہی بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

﴿ لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ وَ قَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ﴿۱۱۸﴾ وَّ لَاُضِلَّنَّهُمْ وَ لَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَ لَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَ لَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ؕ وَ مَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ﴿۱۱۹﴾ يَعِدُهُمْ وَ يُمَنِّيْهِمْ ؕ وَ مَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۱۲۰﴾ اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۫ وَ لَا يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيْصًا ﴿۱۲۱﴾ ﴾ (النساء: ۱۱۸ تا ۱۲۱)

''اور اس (شیطان) پر اللہ نے لعنت کی اور اس نے کہا کہ میں ہر صورت تیرے بندوں سے ایک مقرر حصہ ضرور لوں گا۔ اور یقیناً میں انھیں ضرور گمراہ کروں گا اور یقیناً میں انھیں ضرور آرزوئیں دلاؤں گا اور یقیناً میں انھیں ضرور حکم دوں گا تو یقیناً وہ ضرور چوپاؤں کے کان کاٹیں گے اور یقیناً میں انھیں ضرور حکم دوں گا تو یقیناً وہ ضرور اللہ کی پیدا کی ہوئی صورت بدلیں گے اور جو کوئی شیطان کو اللہ کے سوا دوست بنائے تو یقیناً اس نے خسارہ اٹھایا، واضح خسارہ اٹھانا۔ وہ انھیں وعدے دیتا ہے اور انھیں آرزوئیں دلاتا ہے اور شیطان انھیں دھوکے کے سوا کچھ وعدہ نہیں دیتا۔ یہ لوگ ہیں جن کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ اس سے بھاگنے کی کوئی جگہ نہ پائیں گے۔''

فوائد:

(1) یہ آیات واضح دلیل ہیں کہ شیطان کا اصل ہدف انسانوں کو راہ ہدایت سے گمراہ کرنا اور

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

مختلف آرزوؤں اور خواہشات کا اسیر بنا کر اسے جہنم تک پہنچانا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں سے ہمدردی کرتے ہوئے شیطانی اہداف سے انھیں آگاہ کر دیا ہے اور انسان کو بہکانے کے اس کے منصوبوں سے انھیں آگاہ کر دیا ہے کہ یہ شیطانی سازشوں سے محفوظ رہ سکے۔ انسانوں کو گمراہ کرنے کے شیطانی منصوبوں میں سے ایک منصوبہ خوب صورتی کی آڑ میں انھیں اللہ تعالیٰ کی تخلیق بدلنے پر آمادہ کرنا ہے۔ مرد و زن اس خوب صورتی کے بہکاوے میں آ کر بہت جلد اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ یہ شیطان کا آسان ہدف ہے جس میں عورتیں بناؤ سنگھار کے فتنے میں اور مرد داڑھی مونڈنے کے فتنے میں ملوث ہو کر اپنی آخرت برباد کرنے پر تلے نظر آتے ہیں اور ان غیر شرعی امور کے ارتکاب کی وجہ سے مسلسل لعنت کا مستحق قرار پا کر اپنی آخرت برباد کرنے کا سامان کرتے نظر آتے ہیں۔

④ حافظ عبدالسلام بن محمد ﷾ لکھتے ہیں:

''فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ '' یعنی اللہ تعالیٰ نے جو چیزیں پیدا کی ہیں ان کی شکل و صورت تبدیل کریں گے اور ان کے حلال و حرام ہونے کے احکام بھی بدل دیں گے۔ اس میں رہبانیت، قوم لوط کا عمل، مردوں کا خصی ہو کر ہیجڑا بن جانا، عورتوں کو بانجھ بنانا، برتھ کنٹرول کے نام پر مردوں کی نس بندی اور عورتوں کے آپریشن کر کے بچے کے پیدا ہونے میں رکاوٹیں ڈالنا، عورتوں کو گھروں سے نکال کر ان کے فطری فرائض سے سبکدوش کر کے مردوں کی صف میں کھڑا کر دینا، عورتوں کو مملکت کی سربراہ بنا دینا، خوب صورتی کے لیے ابروؤں کے بال اکھاڑنا، جلد میں نیل وغیرہ بھر کر نقش و نگار بنانا، دانت باریک کروانا، سر پر مصنوعی بال لگوانا، مردوں کا داڑھی منڈوانا، عورتوں کا لباس کم از کم کر کے انھیں ننگا کرنے کی کوشش کرنا، یہ سب شیطانی کام ہیں اور اللہ تعالیٰ کی لعنت کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

موجب ہیں۔''❶

③ علامہ البانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

''یہ آیت صریح نص ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر اس کی تخلیق میں تبدیلی شیطان کی اطاعت اور رحمٰن کی نافرمانی ہے۔ نیز گزشتہ بحث میں جو رسول اللہ ﷺ نے خوب صورتی کی وجہ سے اللہ کی تخلیق میں تبدیلی کرنے والی عورتوں پر لعنت کی ہے اس لعنت میں خوب صورتی کے لیے داڑھی کاٹنا بھی شامل ہے کیونکہ ان میں علت مشترک ہے۔''❷

④ علامہ زکریا کاندھلوی لکھتے ہیں:

''داڑھی مونڈنا اللہ تعالیٰ کی تخلیق کو بدلنے کی ایک قسم ہے، اللہ عز وجل سورہ نساء میں شیطان لعین کا یہ قول بیان کرتے ہیں کہ اس نے کہا: ''اور یقیناً میں انھیں ضرور حکم دوں گا تو یقیناً وہ ضرور چوپاؤں کے کان کاٹیں گے اور یقیناً میں انھیں ضرور حکم دوں گا تو یقیناً وہ ضرور اللہ کی پیدا کی ہوئی صورت بدلیں گے۔'' چنانچہ داڑھی مونڈنا تخلیق الٰہی کی اسی تبدیلی سے ہے جسے شیطان پسند کرتا اور جس کا حکم دیتا ہے۔ حکیم الامہ تھانوی اپنی تفسیر ''بیان القرآن'' میں بیان کرتے ہیں کہ داڑھی مونڈنا تخلیق کے بدلنے میں داخل ہے۔''❸

② رسول اللہ ﷺ کے حکم کی مخالفت:

داڑھی مونڈنے میں رسول اللہ ﷺ کے حکم کی مخالفت ہے، اس لیے یہ فعل حرام اور خسارے کا باعث ہے۔

❁ سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا:

---

❶ تفسیر القرآن الكريم: ١/ ٤١٣۔

❷ آداب الزفاف في السنة المطهرة ص: ٢٠٨۔

❸ وجوب إعفاء اللحية للزكريا الكاندهلوى ص: ١٥۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

«يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ يَقُصُّوْنَ عَثَانِيْنَهُمْ وَيُوَفِّرُوْنَ سِبَالَهُمْ، قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُصُّوْا سِبَالَكُمْ وَوَفِّرُوْا عَثَانِيْنَكُمْ وَخَالِفُوْا أَهْلَ الْكِتَابِ» ❶

"اے اللہ کے رسول! اہل کتاب داڑھیوں کو کاٹتے ہیں اور مونچھوں کو بڑھاتے ہیں۔" آپ نے فرمایا: تم مونچھیں کاٹو اور داڑھیاں بڑھاؤ اور اہل کتاب کی مخالفت کرو۔"

فوائد:

یہ حدیث دلیل ہے کہ داڑھی کاٹنا اور مونڈنا حرام فعل ہے، پھر ایک مشت سے زیادہ داڑھی کاٹنے میں علماء کا اختلاف ہے جس کی تفصیل آگے آ رہی ہے لیکن ایک مشت سے کم داڑھی کاٹنے اور داڑھی مونڈنے کی حرمت میں علماء میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ بالخصوص داڑھی مونڈنے پر تمام علماء کا اتفاق ہے اور داڑھی مونڈنے میں کفار اور عورتوں کی مشابہت بھی ہے اس لیے اسلام میں داڑھی مونڈنے اور خط بنوانے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

حافظ ابن حزم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

«وَاتَّفَقُوْا أَنَّ حَلْقَ جَمِيْعِ اللِّحْيَةِ مُثْلَةٌ لَا تَجُوْزُ وَكَذٰلِكَ الْخَلِيْفَةُ وَالْفَاضِلُ وَالْعَالِمُ» ❷

"تمام علماء کا اس مسئلہ پر اتفاق ہے کہ تمام داڑھی مونڈنا مثلہ ہے اور حرام ہے۔ خلیفہ، فاضل اور عالم سب کے لیے یہی حکم ہے۔"

❶ صحيح: مسند احمد: ٥/ ٢٦٤۔ شعب الإيمان للبيهقي: ٥٩٨٧۔ طبرانی کبیر: ٨/ ٢٣٦: ٧٩٢٤۔ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ١٢٤٥۔ ابوعبدالرحمان قاسم بن عبدالرحمان دمشقی ثقہ راوی ہے۔ تحرير تقريب التهذيب۔ حافظ ابن حجر نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔ (فتح الباری: ١٠/ ٣٥٤۔ اور علامہ عینی نے بھی اسے حسن کہا ہے۔ (عمدة القاری: ٢٢/ ٥٠)

❷ مراتب الإجماع ص: ٥٧۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

داڑھی مونڈنا کفار و مشرکین کی مشابہت:

پھر داڑھی منڈوانے کی حرمت مزید سنگینی اختیار کر لیتی ہے کیونکہ یہ کفار کی مشابہت ہے اور کفار و مشرکین کی مخالفت کا حکم ہے۔

❶ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«خَالِفُوا الْمُشْرِكِينَ: وَفِّرُوا اللِّحَى، وَأَحْفُوا الشَّوَارِبَ» ❶

”مشرکین کی مخالفت کرو، داڑھیاں بڑھاؤ اور مونچھیں جڑ سے صاف کرو۔“

❷ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«جُزُّوا الشَّوَارِبَ، وَأَرْخُوا اللِّحَى خَالِفُوا الْمَجُوسَ» ❷

”مونچھیں کاٹو اور داڑھیاں لٹکاؤ، مجوسیوں کی مخالفت کرو۔“

یہ احادیث دلیل ہیں کہ داڑھی منڈوانا اور کٹوانا کفار اور مجوسیوں کا طریقہ ہے چنانچہ مسلمانوں کو ان کی مخالفت کرنے اور داڑھیاں نہ کاٹنے کا حکم ہے کیونکہ کفار کی مشابہت جہاں انسان کے نظریے اور عقیدے کے لیے خطرناک ہے وہاں انجام کار کے لیے بھی خطرناک ہے۔ اس خطرے سے بچانے کے لیے کفار کی مشابہت اختیار کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

✽ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ» ❸

”جو شخص کسی قوم کی مشابہت اختیار کرے وہ انھی میں سے ہے۔“

فوائد:

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

❶ صحیح بخاری: ٥٨٩٢۔ صحیح مسلم: ٢٥٩۔

❷ صحیح مسلم: ٢٦٠۔

❸ حسن: سنن أبی داوٗد: ٤٠٣١۔ مسند احمد: ٢/ ٥٠۔ عبدالرحمان بن ثابت بن ثوبان صدوق راوی ہے اور باقی راوی ثقہ ہیں۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

''اس حدیث کی کم از کم کیفیت یہ ہے کہ یہ کفار وفساق کے ساتھ مشابہت کی حرمت کا تقاضا کرتی ہے، اگرچہ اس کا ظاہر مفہوم ان کفار کی مشابہت سے کفر کا تقاضا کرتا ہے جیسا کہ دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''اور تم میں سے جو انھیں دوست بنائے گا تو یقیناً وہ ان میں سے ہے۔'' (المائدۃ: ۵۱) اس کی نظیر سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کا یہ قول ہے: جو شخص مشرکین کی سرزمین میں گھر بنائے، ان کا نیروز اور مہرجان (عیدیں) منائے اور تا وقت موت ان کی مشابہت اختیار کرے تو روز قیامت وہ ان کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔ ❶ پھر کفار کے ساتھ مشابہت کو کبھی مطلق مشابہت پر محمول کیا جاتا ہے، مشابہت کی اس صورت سے کفر لازم آتا ہے اور کبھی مشابہت کو قدر مشترک پر محمول کیا جاتا ہے، جس میں آدمی ان کی مشابہت اختیار کرتا ہے، پھر مشابہت کی یہ صورت اگر کفر ہو، معصیت کا کام ہو یا ان کا شعار ہو تو اس کا بھی یہی حکم ہے (کہ مشابہت کی یہ صورت بھی کفریہ فعل ہے) سو ہر حال میں کفار کی مشابہت حرمت کا تقاضا کرتی ہے اور اس کی حرمت کی علت کفار کی مشابہت ہی اختیار کرنا ہے۔'' ❷

داڑھی مونڈنا عورتوں کی مشابہت:

عورتوں اور مردوں میں امتیاز و افتراق کی بڑی علامت داڑھی ہے کہ فطری طور پر مردوں کے چہرے داڑھی سے معمور ہوتے ہیں اور عورتوں کے چہرے داڑھی کے بالوں سے محروم ہوتے ہیں۔ شریعت اسلامیہ نے مردوں کو عورتوں کے اوصاف اختیار کرنے سے منع کیا ہے اور عورتوں کی چال ڈھال، گفتگو اور دیگر نسوانی اوصاف اختیار کرنے کو لعنت کا

❶ سنن بیهقی: ۹/ ۲۳٤۔ الکنیٰ و الاسماء للدولابی: ۱٤۸۳۔

❷ اقتضاء الصراط المستقیم لمخالفة أصحاب الجحیم: ۱/ ۲۷۰۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سبب قرار دیا ہے۔ عورتوں کے ساتھ سب سے بڑی مشابہت داڑھی مونڈنا ہے۔ اس لیے کسی بھی مسلمان کو زیبا نہیں کہ وہ عورتوں کی مشابہت اختیار کر کے شریعت کی مخالفت سمیت ہر وقت کی لعنت قبول کرے۔ یہ سراسر گھاٹے اور خسارے کا سودا ہے، جس سے ہر صورت اجتناب کرنا چاہیے۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

«لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ، وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ» ❶

"رسول اللہ ﷺ نے ایسے مردوں پر لعنت کی ہے جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے والے ہیں اور ایسی عورتوں پر لعنت کی ہے جو مردوں کی مشابہت اختیار کرنے والی ہیں۔"

فوائد:

داڑھی عورتوں اور مردوں میں بہت بڑا فرق ہے اور یہ فرق ختم کرنے ہی سے عورتوں کے ساتھ سب سے بڑی مشابہت ہوتی ہے۔ امام غزالی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

«فَإِنَّ اللِّحْيَةَ زِينَةُ الرِّجَالِ فَإِنَّ لِلّٰهِ سُبْحَانَهُ مَلَائِكَةً يَقْسِمُوْنَ وَالَّذِيْ زَيَّنَ بَنِيْ آدَمَ بِاللِّحٰى وَهُوَ مِنْ تَمَامِ الْخَلْقِ وَبِهَا يَتَمَيَّزُ الرِّجَالُ عَنِ النِّسَاءِ» ❷

"بلاشبہ داڑھی مردوں کی زینت ہے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے کچھ فرشتہ ہیں جو (داڑھیاں) تقسیم کرتے ہیں اور اللہ وہ ذات ہے جس نے آدم کے بیٹوں کو داڑھیوں سے آراستہ کیا ہے اور یہ مردوں کی مکمل خلقت میں سے ہے اور انھی (داڑھیوں) سے مردوں کی عورتوں سے پہچان ہوتی ہے۔"

---

❶ صحیح بخاری: ۵۸۸۵۔

❷ احیاء علوم الدین للغزالی: ۱/ ۱٤٤.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⌘۲ علامہ البانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

''بالیقین مرد کے داڑھی مونڈنے میں عورت کے ساتھ سب سے بڑی مشابہت ہے۔''❶

⌘۳ چونکہ داڑھی منڈوانا عورتوں سے مشابہت ہے اور پیچھے حدیث میں بیان ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے والوں مردوں پر لعنت کی ہے اس لیے داڑھی منڈوانے کے گناہ کے مرتکب شخص پر ہر وقت رسول اللہ ﷺ کی لعنت برستی رہتی ہے۔ میں حافظ عبد المنان نورپوری رحمہ اللہ کے ایک درس میں موجود تھا، جس میں انھوں نے بیان کیا کہ داڑھی مونڈنے والے شخص پر ہر وقت لعنت برستی رہتی ہے، خواہ وہ سویا ہو، بیدار، حتی کہ نماز وغیرہ عبادات میں مشغول ہو کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس شخص پر لعنت کی ہے اور اس لعنت سے کوئی حالت اور وقت مستثنیٰ نہیں ہے۔ لہٰذا اتنی سخت وعید پر داڑھی مونڈنے کی عادت بد اور کبیرہ گناہ سے نجات ہی کی صورت میں انسان لعنت سے بچ سکتا ہے اور رحمت الٰہی کا مستحق قرار پا سکتا ہے۔

داڑھی کی تعریف:

محمد بن احمد بن اسماعیل المقدم بیان کرتے ہیں:

''داڑھی کی لغوی اور شرعی تعریف کا بیان:

شیخ احمد دہلوی بیان کرتے ہیں: داڑھی کی تعریف لمبائی میں یوں ہے کہ داڑھی بچہ یعنی نچلے ہونٹ سے نیچے کے بال داڑھی بچہ سمیت ٹھوڑی کے نیچے تک کے بال ہیں (یعنی لمبائی میں داڑھی کی مقدار یہ ہے) اور چوڑائی میں داڑھی کی مقدار رخساروں کے بال یعنی چہرے کی دونوں جانب کے رخساروں کے بالوں سمیت کنپٹیوں کے بالوں سے لے کر جبڑوں کے نیچے کے بالوں تک ہے۔ یہ

❶ آداب الزفاف فی السنة المطهرة ص: ٢١٢۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لسان العرب میں مذکور ہے۔ ابن سید کہتے ہیں: داڑھی ایسا جامع نام ہے جو رخساروں اور داڑھی پر اگنے والے بالوں پر مشتمل ہے۔ تاج العروس اور قاموس میں ہے: داڑھی وہ بال ہیں جو رخساروں اور ٹھوڑی پر اگیں اور یہ رخساروں اور ٹھوڑی پر اگنے والے بالوں کا نام ہے۔ رخسار وہ عضو ہے جو انسان کی ناک سے چہرے کے دائیں بائیں دونوں کناروں کو محیط ہے، مجمع البحار اور النھایہ میں ہے کہ عارض (رخسار) داڑھی کے وہ بال ہیں جو ٹھوڑی کے اوپر (چہرے پر) چوڑائی میں اگتے ہیں۔ مجمع البحار میں یہ اضافی کلمات ہیں کہ "فَمَسَحْتُ عَارِضَيْهَا" اسی سے ہے، جس کا مطلب ہے کہ میں نے اس کی ٹھوڑی سے لے کر چہروں کے دونوں رخساروں کو کانوں کے نیچے تک ہاتھ پھیرا۔

امام نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: دونوں رخساروں کے (بال داڑھی میں شامل ہیں یا نہیں، اس بارے میں) دو توجیہات ہیں، صحیح توجیہ جس جمہور علماء نے قطعی بیان کیا ہے یہ ہے کہ یہ داڑھی کا حکم رکھتے ہیں۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی یہاں سے یہی تک بھری ہوئی تھی پھر انھوں نے اپنے رخساروں پر ہاتھ پھیرا۔ یہ روایت ابن عساکر نے اپنی تاریخ (تاریخ دمشق) میں بیان کی ہے۔

القاموس المحیط اور لسان العرب میں ہے کہ ٹھوڑی دو جبڑوں کے ملنے کی جگہ سے لے کر نیچے تک کا حصہ ہے اور تاج العروس میں ہے کہ دو جبڑوں کے ملنے کی جگہ پر اگنے والے بال ٹھوڑی کہلاتی ہے اور ابو عبیدہ نے بھی ٹھوڑی کی یہی تعریف کی ہے۔ نیز تاج العروس میں ہے کہ "الحنک" جبڑوں کے کناروں کا نیچے تک نچلا حصہ ہے۔

(اہل لغت کی درج بالا توضیحات سے) داڑھی کی طول وعرض میں مقدار و

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعریف واضح ہوئی ہے کہ داڑھی کی چوڑائی رخساروں اور کنپٹیوں کے بالوں سے لے کر جبڑوں کے نیچے کے بالوں سمیت ٹھوڑی کے نچلے بالوں تک ہے اور لمبائی داڑھی بچہ سے لے کر ٹھوڑی کے بالوں سمیت ٹھوڑی کے نچلے بالوں تک ہے، لغت میں یہ تمام بال داڑھی کہلاتے ہیں۔ شریعت بھی داڑھی کی تعریف میں لغت عرب کے موافق ہے اور شریعت نے داڑھی کی تعریف میں لغت میں بالکل کوئی تبدیلی نہیں کی بلکہ آپ نے اپنے اس فرمان ''وَفِّرُوْا اللِّحَی'' میں داڑھیوں کو خوب بڑھانے اور جیسے اگی ہیں، انھیں کسی طرح بھی زائل کرنے کے بغیر انھیں ان کی حالت پر پوری طرح باقی رکھنے کا حکم دیا ہے کیونکہ ان کی خلقت میں کسی بھی قسم کی تبدیلی حرام ہے۔''❶

عرب لغت کے ماہرین کی توضیحات کی روشنی سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ مونچھوں کے علاوہ چہرے پر اگنے والے تمام بال چاہے وہ جبڑوں کے اوپر ہوں یا نیچے، رخساروں پر بھر کے بال اگیں یا ہلکے، ٹھوڑی کے بال اور ٹھوڑی کے اوپر نیچے کے بال یہ تمام بال لغت عرب میں داڑھی کہلاتے ہیں اور شریعت میں داڑھی کو باقی رکھنے اور نہ کاٹنے کا حکم ہے، لہٰذا چہرے پر اگنے والے تمام بالوں کو بڑھانے اور باقی رکھنے کا حکم ہے، لہٰذا نام نہاد علماء کا داڑھی کے بارے میں یہ موقف کہ داڑھی فقط وہ بال ہیں جو جبڑوں پر اگیں، کیونکہ اس موقف کے حامل علماء کے نزدیک اللحیۃ (اللحی) جبڑوں پر اگنے والے بالوں کا نام ہے، باقی جبڑوں سے اوپر رخساروں اور جبڑوں کے نیچے کے بال کاٹنے کی ممانعت نہیں ہے۔ اس موقف کے حامل علماء کی یہ توجیہ لغت عرب اور داڑھی کی شرعی تعریف کے مخالف ہونے کی وجہ سے مرجوح اور مردود ہے۔ سو لغت عرب کی شہرہ آفاق کتب اور ماہرین لغت کی لغوی تعبیر اور شرعی تعریف ہی معتبر اور قابل عمل ہے۔ اسی طرح لمبائی میں داڑھی کی مقدار کتنی

❶ ادلة تحريم حلق اللحية ص:۸۳، ۸۴۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہونی چاہیے،لغت عرب اور شریعت میں اس کی کوئی حد مقرر نہیں ہے۔ سو لمبائی میں جہاں تک داڑھی جائے اسے جانے دیا جائے اور کسی بھی مرحلے پر اسے کاٹنا خلاف شریعت ہے۔

داڑھی بچہ کا حکم:

داڑھی بچہ بھی داڑھی کے حکم میں شامل ہے، جیسا کہ لغت عرب میں اس بات کی وضاحت موجود ہے۔ شیخ احمد دہلوی بیان کرتے ہیں:

«حَدُّ اللِّحْيَةِ طُوْلًا مِنَ الْعَنْفَقَةِ أَيْ مِنَ الشَّعْرِ النَّابِتِ عَلَى الشَّفَةِ السُّفْلَى مَعَ شَعْرِ الذَّقَنِ إِلَى الشَّعْرِ النَّابِتِ تَحْتَ الذَّقَنِ» ❶

''داڑھی کی تعریف لمبائی میں یوں ہے کہ داڑھی بچہ یعنی نچلے ہونٹ سے نیچے کے بال (داڑھی بچہ) سمیت ٹھوڑی کے نیچے تک کے بال ہیں (یعنی لمبائی میں داڑھی کی مقدار یہ ہے)۔''

اور شرعی دلائل سے بھی ثابت ہے کہ داڑھی بچہ داڑھی کا حصہ ہے، لہٰذا اسے کاٹنا اور مونڈھنا ناجائز ہے۔

سیدنا ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

«رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيْتُ بَيَاضًا مِنْ تَحْتِ شَفَتِهِ السُّفْلَى الْعَنْفَقَةَ» ❷

''میں نے نبی ﷺ کو دیکھا اور میں نے آپ کے نچلے ہونٹ کے نیچے داڑھی بچہ میں کچھ سفیدی دیکھی۔''

فوائد:

یہ حدیث دلیل ہے کہ داڑھی بچہ کا حکم داڑھی کے باقی بالوں کی طرح اور انھیں کاٹنا،

---

❶ ادلة تحريم حلق اللحية ص:۸۳۔

❷ صحيح بخاری: ۳۵٤٥۔ صحيح مسلم: ٤٣٤٢۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مونڈھنا یا کسی طریقے سے زائل کرنا درست نہیں۔

داڑھی کاٹنے کے بارے میں مذاہب و آراء:

داڑھی کاٹنے کے بارے میں علماء کی مختلف آراء ہیں، کچھ علماء ایک مشت سے زائد داڑھی کٹوانے کے جواز کے قائل ہیں اور کچھ علماء کا موقف ہے کہ داڑھی جس حالت میں اگے اسے اس کی حالت ہی پر رہنے دینا لازم ہے، اسے کاٹ چھانٹ، تراش خراش اور اطراف اور نیچے سے کاٹنا حرام ہے۔ دلائل کی رو سے جمہور علماء کا موقف راجح ہے کہ داڑھی کو بغیر تراش خراش کے اس کی حالت پر باقی رہنے دیا جائے اور کسی مرحلے پر بھی اسے کاٹنا ناجائز ہے۔ اس موقف کے علماء کے دلائل حسب ذیل ہیں:

جمہور علماء کا موقف:

جمہور علماء کا موقف ہے کہ داڑھی کو اس کی حالت پر باقی رکھنا واجب ہے اور داڑھی کو کسی بھی مرحلے پر کاٹنا حرام ہے۔ سو داڑھی جتنی اور جیسی ہو اسے اس کی حالت پر باقی رکھنے کا حکم ہے اور اسے کاٹنے اور کاٹ چھانٹ سے منع کیا گیا ہے۔

1 امام نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

«وَمَعْنَاهَا كُلُّهَا تَرْكُهَا عَلَى حَالِهَا هَذَا هُوَ الظَّاهِرُ مِنَ الْحَدِيْثِ الَّذِيْ تَقْتَضِيْهِ أَلْفَاظُهُ، وَهُوَ الَّذِيْ قَالَهُ جَمَاعَةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا وَغَيْرُهُمْ مِنَ الْعُلَمَاءِ» [1]

(احادیث میں داڑھی کو بڑھانے اور نہ کاٹنے کی پانچ الفاظ مذکور ہیں) جن تمام کا مفہوم یہ ہے کہ داڑھی کو اس کی حالت پر چھوڑ دیا جائے۔ حدیث کے ظاہر الفاظ اسی مفہوم کا تقاضا کرتے ہیں اور ہمارے اصحاب (شافعیہ) کی ایک جماعت اور دیگر علماء کا یہی موقف ہے۔"

[1] شرح النووی: ۳/ ۱۵۱۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

٢ طرح التثریب کے مصنف لکھتے ہیں:

«وَاسْتَدَلَّ بِهِ الْجُمْهُوْرُ عَلَى أَنَّ الْأَوْلَى تَرْكُ اللِّحْيَةِ عَلَى حَالِهَا وَأَنْ لَا يُقْطَعَ مِنْهَا شَيْءٌ، وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَصْحَابِهِ» [1]

"جمہور علماء نے ان احادیث سے استدلال کیا ہے کہ داڑھی کو اس کی حالت پر چھوڑنا اور اس میں سے کچھ بھی نہ کاٹنا زیادہ بہتر ہے، شافعی اور اس کے اصحاب کا یہی موقف ہے۔"

راجح موقف:

دلائل کی رو سے جمہور علماء کا موقف راجح ہے کہ داڑھی کو اس کی اصل حالت پر باقی رکھنا چاہیے، اسے کاٹنا، مونڈنا یا ایک مشت سے زائد داڑھی کاٹنے کو جائز قرار دینا یہ تمام صورتیں ممنوع ہیں۔ شرعی دلائل سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ داڑھی کو پورا اور مکمل رکھا جائے، اس کی مقدار تھوڑی ہو یا زیادہ۔ اگر داڑھی کی لمبائی یا چوڑائی کی وجہ سے مشکل کا سامنا ہو تو صبر سے کام لینا چاہیے اور شرعی طور پر اس کے فرض ہونے کی وجہ سے اس فرض پر عمل کرنا چاہیے۔ اسی میں عافیت اور دنیوی و اخروی نقصان سے بچاؤ ممکن ہے۔ ذیل میں ہم کتاب وسنت، انبیاء کی سنت، آثار صحابہ، اقوال ائمہ اور لغت عرب سے یہ بات ثابت کریں گے اور یہ بات دلائل سے ثابت کی جائے گی کہ رسول اللہ ﷺ سمیت کوئی بھی صحابی اور تابعی داڑھی کاٹنے کا قائل نہیں تھا۔ صرف حج اور عمرہ میں احرام اتارنے کے بعد دو صحابہ (سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے داڑھی کاٹنا منقول ہے۔ وہ بھی داڑھی کی احادیث کی مقدار کی تشریح یا وضاحت نہیں ہیں، وہ حج و عمرہ کے بعد تقصیر کے حکم میں سر کے بالوں کے ساتھ داڑھی کو بھی شامل کرتے تھے۔ یہ استدلال بھی ان کی ذاتی رائے تھے جو کتاب وسنت کے دلائل کے مخالف ہونے کی وجہ سے مردود ہے۔

---

[1] طرح التثریب فی شرح التقریب: ۲/ ۸۳۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن سے ثبوت:

شرعی دلائل کا سب سے مضبوط ماخذ قرآن حکیم ہے، جو اللہ تعالیٰ کی وحی جلی اور سب سے مستند دلیل ہے۔ قرآن مقدس میں اللہ کی تخلیق میں تبدیلی کو شیطانی کی پیروی اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی قرار دیا گیا ہے اور تخلیقی امور کو اللہ تعالیٰ کی دائمی سنت قرار دیا گیا ہے۔ جس کی خلاف ورزی ناجائز وحرام ہے۔ مردوں کے چہروں پر داڑھی یہ اسی تخلیق میں شامل ہے جسے باقی رکھنے کا حکم ہے اور شیطانی کی پیروی میں اس کی قطع و برید کو واضح خسارے سے تعبیر کیا گیا ہے۔

❶ اللہ تبارک وتعالیٰ شیطانی عزائم کا بیان کرتے ہیں:

﴿وَ قَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ۝ وَّ لَاُضِلَّنَّهُمْ وَ لَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَ لَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَ لَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ۭ وَ مَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ۝﴾

(النساء:۱۱۸، ۱۱۹)

"اور اس (شیطان) نے کہا کہ میں ہر صورت تیرے بندوں سے ایک مقرر حصہ ضرور لوں گا۔ اور یقیناً میں انھیں ضرور گمراہ کروں گا اور یقیناً میں انھیں ضرور آرزوئیں دلاؤں گا اور یقیناً میں انھیں ضرور حکم دوں گا تو یقیناً وہ ضرور چوپاؤں کے کان کاٹیں گے اور یقیناً میں انھیں ضرور حکم دوں گا تو یقیناً وہ اللہ کی پیدا کی ہوئی صورت بدلیں گے اور جو کوئی شیطان کو اللہ کے سوا دوست بنائے تو یقیناً اس نے خسارہ اٹھایا، واضح خسارہ۔"

❷ دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فطرتی امور کے دوام کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ انھیں من وعن باقی رکھا جائے اور ان میں کسی قسم کی تبدیلی نہ کی جائے۔ فرمایا:

﴿فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ۭ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ۭ لَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ڎ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ ﴾ (الروم: ٣٠)

''پس تو ایک طرف ہو کر اپنا چہرہ دین کے لیے سیدھا رکھ، اللہ کی فطرت کے مطابق، جس پر اس نے سب کو پیدا کیا ہے، اللہ کی پیدائش کو کسی طرح بدلنا (جائز) نہیں، یہی سیدھا دین ہے اور لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔''

فوائد:

⌘ شاہ ولی اللہ دہلوی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

«وَاللِّحْيَةُ هِيَ الْفَارِقَةُ الصَّغِيْرُ وَالْكَبِيْرُ وَهِيَ جَمَالُ الْفُحُوْلِ وَتَمَامُ هَيْأَتِهِمْ فَلَا بُدَّ مِنْ إِعْفَائِهَا، وَقَصُّهَا سُنَّةُ الْمَجُوْسِ، وَفِيْهِ تَغْيِيْرُ خَلْقِ اللّٰهِ» [1]

''داڑھی چھوٹی ہو یا بڑی یہ (مرد وزن میں) وجہ امتیاز ہے، یہ مردوں کا جمال اور ان کی مکمل صورت کی ترجمان ہے۔ سو اسے باقی رکھنا (نہ کاٹنا) ضروری ہے اور اسے کاٹنا مجوسیوں کا طریقہ اور اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں تبدیلی ہے۔''

نبوی احکام سے ثبوت:

ذیل میں ہم بیان کریں گے کہ نبی ﷺ نے داڑھی کو بڑھانے، اسے اس کی اصل حالت پر باقی رکھنے کا حکم دیا ہے اور داڑھی لمبی یا گھنی اور بھاری ہو اسے کٹوانے سے منع کیا ہے۔ نیز جو لوگ یہ تاثر دیتے ہیں کہ لغت عرب میں احادیث میں مذکور الفاظ ''اعفاء، توفیر اور ارخاء وغیرہ'' کا مفہوم ایک مشت داڑھی ہی ہے اور کسی لغوی نے یہ وضاحت نہیں کہ ان میں سے کسی لفظ کا معنی داڑھی کو معاف کرنا ہے ان سارے فرضی تخمینوں کے رد اور شارحین اور لغت کے ماہرین کے اقوال کی روشنی میں احادیث میں منقول الفاظ کو بالتفصیل

---

[1] حجة الله البالغة: ١/ ٣٠٩۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیان کیا جائے گا۔ جس سے ان جھوٹے دعووں کی ازخود قلعی کھل جائے گی اور حق اور سچ نکھر کر سامنے آجائے گا۔ دلائل حسب ذیل ہیں:

٭ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«خَالِفُوا الْمُشْرِكِيْنَ: وَفِّرُوا اللِّحَى، وَأَحْفُوا الشَّوَارِبَ »❶

''مشرکین کی مخالفت کرو، داڑھیاں بڑھاؤ اور مونچھیں جڑ سے صاف کرو۔''

فوائد:

اس حدیث میں لفظ «وَفِّرُوْا» بیان ہوا ہے جس کی اہل لغت اور شارحین نے یوں تعبیر کی ہے۔

① مولانا وحید الزماں قاسمی اس لفظ کا معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''وَفَّرَ الشَّيَّ'' کسی چیز کی بہتات وکثرت کرنا، ''وَفَّرَشَعْرَهٗ'' بال چھوڑنا، بڑھانا۔''❷

② حافظ ابن حجر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

«وَفِّرُوْا فَهُوَ بِتَشْدِيْدِ الْفَاءِ مِنَ التَّوْفِيْرِ وَهُوَ الْإِبْقَاءُ أَيِ اتْرُكُوْهَا وَافِرَةً»❸

''وَفِّرُوْا'' ف کی تشدید کے ساتھ توفیر سے امر حاضر کا صیغہ ہے، توفیر کا معنی باقی چھوڑنا ہے۔ یعنی داڑھی کو پورا چھوڑ دو۔''

③ حافظ عبدالرؤوف مناوی بیان کرتے ہیں:

«(وَفِّرُوا اللِّحَى) أَيْ لَا تَأْخُذُوْا مِنْهَا شَيْئًا»❹

---

❶ صحیح بخاری: ۵۸۹۲۔ صحیح مسلم: ۲۵۹۔

❷ القاموس الوحید ص: ۱۸۷۶۔

❸ فتح الباری: ۱۰/ ۳۵۰۔ عمدۃ القاری: ۲۲/ ۴۶۔

❹ فیض القدیر: ۶/ ۳۶۳۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"(داڑھیاں بڑھاؤ) یعنی انھیں بالکل نہ کاٹو۔"

※ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«جُزُّوا الشَّوَارِبَ، وَأَرْخُوا اللِّحَى خَالِفُوا الْمَجُوْسَ» ❶

"مونچھیں کاٹو اور داڑھیاں لٹکاؤ، مجوسیوں کی مخالفت کرو۔"

فوائد:

حدیث بالا میں "أَرْخُوا اللِّحَى" باب أَرْخَى يُرْخِي سے جمع مذکر امر حاضر کا صیغہ "أَرْخُوْا" مستعمل ہوا ہے، جس کا معنی داڑھیوں کو لٹکانا، لمبا کرنا، آزاد چھوڑنا اور اپنے حال پر چھوڑنا ہے۔ یعنی داڑھیوں کو ان کے حال پر چھوڑ دیا جائے اور جتنی لمبی ہوتی ہیں انھیں لمبا ہونے دیا جائے۔ کسی مقدار پر انھیں کاٹنے اور روکنے کی اجازت نہیں ہے۔ ذیل میں لغوی اور شارحین اس سے یہی مفہوم مراد لیتے ہیں:

❶ مولانا وحید الزماں قاسمی بیان کرتے ہیں:

"أرخى الشيء" نرم کرنا، ڈھیلا کرنا، لٹکانا، نیچے چھوڑنا، کشادہ کرنا، لمبا کرنا۔ "الستر" پردہ وغیرہ چھوڑنا، لٹکانا۔ "الزمام" لگام کو ڈھیلا کرنا۔ "له الزمام والعنان" کام کرنے کی آزادی دینا، آزاد چھوڑنا، اپنے حال پر چھوڑنا۔" ❷

❷ امام نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

«وَأَرْخُوْا فَهُوَ أَيْضًا بِقَطْعِ الْهَمْزَةِ وَبِالْخَاءِ الْمُعْجَمَةِ وَمَعْنَاهُ اتْرُكُوْهَا وَلَا تَتَعَرَّضُوْا لَهَا بِتَغْيِيْرٍ» ❸

"أرخوا ہمزہ قطعی اور خ کے نقطے کے ساتھ بھی وارد ہوا ہے، جس کا معنی ہے کہ داڑھیاں (کاٹنا) چھوڑ دو اور ان میں (کاٹ چھانٹ کے ذریعے) کوئی

❶ صحیح مسلم: ٢٦٠۔
❷ القاموس الوحيد ص: ٦١١۔
❸ شرح النووی: ٣/ ١٥١۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تبدیلی نہ کرو (یعنی انھیں ان کی حالت پر چھوڑ دو)۔"

* سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں:

«أَنَّهُ أَمَرَ بِإِحْفَاءِ الشَّوَارِبِ، وَإِعْفَاءِ اللِّحْيَةِ» ❶

"آپ نے مونچھوں کو مکمل صاف کرنے اور داڑھی کو باقی چھوڑنے کا حکم دیا۔"

* سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«أَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَأَعْفُوا اللِّحَى» ❷

"مونچھیں جڑ سے صاف کرو اور داڑھیاں نہ کاٹو۔"

فوائد:

گزشتہ احادیث میں لفظ اعفاء اور اَعْفُوا بیان ہوا ہے جن کا مادہ ع ف و ہے، جس کا معنی داڑھیوں کو بہت زیادہ بڑھانا، نہ کاٹنا اور انھیں ان کی حالت پر چھوڑنا ہے۔

1. مولانا وحید الزماں قاسمی لکھتے ہیں:

"أعفى الشَّعْرَ وَ نَحْوَهُ" بال وغیرہ کو باقی رکھنا اور نہ کاٹنا۔ حدیث میں ہے:

"قُصُّوْا الشَّوَارِبَ وَأَعْفُوا اللِّحَى" ❸

2. عبدالرؤوف مناوی لکھتے ہیں:

«(وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ) أَيْ إِكْثَارُهَا بِلَا نَقْصٍ مِنْ قَبِيْلِ حَتَّى عَفَوْا وَالْمُرَادُ عَدَمُ التَّعَرُّضِ لَهَا بِنَقْصِ شَيْءٍ مِنْهَا بِخِلَافِ لِحْيَةِ الْأُنْثَى فَيُسَنُّ إِزَالَتُهَا»

"اعفاء اللحية" کا مطلب ہے داڑھی کو بغیر کم کرنے کے بڑھانا یہ حتی عفوا (قرآن کی آیت کا جس کا معنی زیادہ ہونا ہے) کی قبیل سے ہے اور اس

❶ صحيح مسلم: ٢٥٩۔ سنن أبي داوٗد: ٤١٩٩۔ جامع ترمذی: ٢٧٦٤۔

❷ صحيح مسلم: ٢٥٩۔ جامع ترمذی: ٢٧٦٣۔ سنن نسائی: ٥٠٤٩۔

❸ القاموس الوحيد ص: ١١٠٠۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے مراد یہ ہے کہ داڑھی میں کسی طرح کی کمی ہرگز نہ کی جائے برعکس عورت کی داڑھی کے کہ اسے کاٹا جائے گا۔"❶

※ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«خَالِفُوا الْمُشْرِكِينَ: أَحْفُوا الشَّوَارِبَ، وَأَوْفُوا اللِّحَى»❷

"مشرکین کی مخالفت کرو، مونچھیں جڑ سے صاف کرو اور داڑھیاں پوری کرو۔"

فوائد:

مذکورہ حدیث میں "أَوْفُوْا" باب اَوْفٰی یوفی سے جمع مذکر امر حاضر معروف کا صیغہ ہے جس کا مادہ و ف ی ہے، جس کا معنی پورا اور مکمل کرنا ہے۔

① مولانا وحید الزماں قاسمی لفظ "أوفی" کا معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"أَوْفَى بِالْوَعْدِ وَ الْعَهْدِ: وعدہ یا ذمہ داری کو پورا کرنا۔ أَوْفَى نَذْرَهُ و بِهِ: اپنی نذر (منت) پوری کرنا۔ أَوْفَى الْكَيْلَ: پیمانہ کو پورا بھرنا۔ أَوْفَى فُلَانًا حَقَّهُ: پورا حق دینا۔ أَوْفَى الدَّيْنَ: قرض ادا کرنا۔"

② ابن منظور افریقی لکھتے ہیں:

«أَوْفَانِيْ حَقَّهُ أَيْ أَتَمَّهُ وَلَمْ يَنْقُصْ مِنْهُ شَيْئًا، وَكَذٰلِكَ أَوْفَى الْكَيْلَ أَيْ أَتَمَّهُ وَلَمْ يَنْقُصْ مِنْهُ شَيْئًا»❸

"أَوْفَانِيْ حَقَّهُ" کا مطلب ہے اس نے مجھے پورا حق دیا اور اس میں سے کچھ کمی نہ کی، اسی طرح "أَوْفَى الْكَيْلَ" مستعمل ہے جس کا معنی ہے اس نے پورا وزن دیا اور اس میں سے کچھ کمی نہ کی۔"

③ امام نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

❶ فیض القدیر شرح الجامع الصغیر: ٤/ ٣١٦۔

❷ صحیح مسلم: ٢٥٩۔

❸ لسان العرب: ١٥/ ٣٩٨۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

«أَمَّا أَوْفُوْا فَهُوَ بِمَعْنَى أَعْفُوا أَيِ اتْرُكُوْهَا وَافِيَةً كَامِلَةً لَا تَقُصُّوْهَا» ❶

”لفظ ”أَوْفُوْا“ (داڑھیاں چھوڑ دو) ”أَعْفُوا“ کے معنی میں ہے، جس کا مطلب ہے کہ داڑھیوں کو پورا اور مکمل چھوڑ دو اور انھیں کاٹو نہ۔“

فوائد:

درج بالا احادیث، اہل لغت اور شارحین کی تصریحات سے ثابت ہوا کہ داڑھی کو اس کی اصل حالت پر پورا اور مکمل رکھنا اور طول وعرض میں جو بھی مقدار ہو اسے باقی رکھنا واجب ہے اور کسی بھی مرحلے پر داڑھی کی تراش خراش اور کاٹ چھانٹ حرام ہے۔ کیونکہ امر وجوب کے لیے ہے اور یہاں مختلف احادیث میں چار پانچ امر کے صیغے وارد ہوئے ہیں جن میں داڑھی کو پورا رکھنے، اسے خوب بڑھانے، بغیر کاٹے اس کی حالت پر باقی رکھنے کا حکم ہے۔ نیز حدیث کے کسی لفظ میں داڑھی کو معمولی سے کترنے یا کاٹنے کا ادنیٰ سا اشارہ اور رخصت نہیں ہے۔ ایک مشت سے اضافی کاٹنا تو بہت دور کی بات ہے۔ نیز تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم انھی احکام کے پابند تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں کسی ایک صحابی سے بھی داڑھی کا کاٹنا، اسے چھوٹا کرنا اور ایک مشت کی حد تک محدود کرنا ثابت نہیں۔

انبیاء علیہم السلام کی سنت سے ثبوت:

انبیاء کرام علیہم السلام سمیت پچھلی امت کے لوگ بھی بغیر تراش خراش کے پوری داڑھی رکھنے پر عامل تھے اور اس امت کے لوگوں کو انبیاء کی اس دائمی سنت اختیار کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ: قَصُّ الشَّارِبِ، وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ» ❷

”دس چیزیں فطرت سے ہیں: مونچھیں کاٹنا، داڑھی باقی چھوڑنا۔“

---

❶ شرح النووي: ٣/ ١٥١۔

❷ صحيح مسلم: ٢٦١۔ سنن أبي داود: ٥٣۔ جامع ترمذي: ٢٧٥٧۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

فوائد:

امام خطابی بیان کرتے ہیں کہ اکثر علماء کا موقف ہے کہ فطرت سے مراد سنت ہے اور خطابی کے علاوہ دیگر علماء بھی یہی مفہوم بیان کرتے ہیں کہ اس (امور فطرت) سے مراد انبیاء کرام علیہم السلام کی سنتیں ہیں، ایک قول کے مطابق فطرت سے مراد دین ہے۔ پھر ان امور میں سے زیادہ تر امور علماء کے نزدیک واجب نہیں ہیں۔ ❶

نیز سابقہ امتوں میں سے کسی نبی کا داڑھی نہ کٹوانا اس بات کی بین دلیل ہے کہ پوری داڑھی رکھنا انبیاء کا شعار رہا ہے اور آئندہ آیت اس بات کی دلیل ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کی داڑھیاں لمبی تھیں۔ قرآن حکیم میں بیان ہے کہ جب سیدنا موسیٰ علیہ السلام کوہ طور سے تورات لے کر واپس پلٹے تو قوم کو بچھڑے کی عبادت میں ملوث پایا تو ان کی توحیدی غیرت بھڑک اٹھی جہاں تورات کی تختیاں توڑیں وہاں اپنے بھائی سیدنا ہارون علیہ السلام کو اس جرم کا قصور وار سمجھتے ہوئے انھیں داڑھی اور سر کے بالوں سے پکڑ لیا جس پر انھوں نے ان الفاظ میں معذرت کی:

﴿قَالَ يَبْنَؤُمَّ لَا تَأْخُذْ بِلِحْيَتِي وَلَا بِرَأْسِي ۚ إِنِّي خَشِيتُ أَنْ تَقُولَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِي إِسْرَآءِيلَ وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِي ﴾ (الطور: ٩٤)

"اے میرے ماں کے بیٹے! نہ میری داڑھی پکڑ اور نہ میرا سر، میں تو اس سے ڈرا کہ تو کہے گا تو نے بنی اسرائیل میں پھوٹ ڈال دی اور میری بات کا انتظار نہ کیا۔"

اس آیت سے ثابت ہوا کہ سیدنا ہارون علیہ السلام کی داڑھی لمبی تھی تبھی تو سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے اسے ہاتھ میں پکڑا اور اس میں ایک مشت سے زیادہ داڑھی کے جواز کی یہ دلیل کہ لمبی داڑھی لڑائی میں نقصان کا باعث بنتی ہے، اس اعتراض کا زبردست رد ہے کہ لڑائی میں

❶ شرح النووی: ٣/ ١٤٨۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

داڑھی کو نبی نے پکڑا ہے اور اس خدشے کے پیش نظر داڑھی چھوٹا کرنے کا حکم نہیں دیا گیا بلکہ پچھلی حدیث میں اس کے واقعہ کے باوجود داڑھی کو لمبا کرنے کا حکم باقی انبیاء میں باقی رکھا گیا اور داڑھی کو اس کے حال پر چھوڑنا کہ جیسی ہو اس بڑھنے دیا جائے اس فطرت سے تعبیر کیا ہے اور انبیاء کی اس متفقہ سنت اقتدا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

❁ اللہ تبارک وتعالیٰ مختلف جلیل القدر انبیاء کا ذکر کرنے کے بعد ارشاد فرماتے ہیں:

﴿ أُولَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ هَدَى ٱللَّهُ فَبِهُدَىٰهُمُ ٱقْتَدِهْ ﴾ (الأنعام: ۹۰)

''یہی وہ لوگ ہیں جنھیں اللہ نے ہدایت دی، سو تو ان کی ہدایت کی پیروی کر۔''

آثار صحابہ سے ثبوت:

تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مکمل داڑھی رکھتے تھے اور کسی صحابی سے بھی نہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں اور نہ آپ کی وفات کے بعد داڑھی کٹوانا ثابت ہے، تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پوری داڑھی رکھنے کے قائل و فاعل تھے اور سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بھی پوری داڑھی رکھنے کے قائل و فاعل تھے، البتہ یہ دو صحابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد حج وعمرہ میں احرام سے حلال ہوتے وقت داڑھی کاٹنے کے قائل تھے اور وہ بھی داڑھی کے متعلق مروی کسی لفظ میں تاویل وتعبیر نہیں کرتے تھے، بلکہ وہ سر کے بالوں کی تقصیر میں داڑھی کے بالوں کو بھی شامل کرتے تھے۔ ان کا یہ اجتہاد چونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قولی وفعلی احادیث کے خلاف ہے اس لیے یہ مسترد قرار پاتا ہے۔ باقی صحابہ کرام داڑھیاں بڑھاتے اور انھیں کاٹنے سے اجتناب کرتے تھے، دلائل حسب ذیل ہیں:

① شرحبیل بن مسلم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

''میں نے پانچ اصحاب رسول: ابو امامہ باہلی، عبد اللہ بن بسر مازنی، عتبہ بن عبد سلمی، حجاج بن عامر ثمالی اور مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہم کو دیکھا یہ یہ مونچھیں صاف کرتے اور داڑھیاں باقی چھوڑتے (اور نہ کاٹتے) تھے۔ نیز یہ داڑھیوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو زرد رنگ سے رنگتے تھے۔ یہ (صحابہ) ہونٹ کے کنارے سے مونچھیں صاف کرتے تھے۔''❶

(۲) معروف مؤرخین ابن عساکر اور حافظ ذہبی سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا حلیہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

«وَكَانَ رَجُلًا لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ، حَسَنَ الْوَجْهِ رَقِيْقَ الْبَشْرَةِ، كَثَّ اللِّحْيَةِ عَظِيْمَهَا، أَسْمَرَ اللَّوْنِ عَظِيْمَ الْكَرَادِيْسِ، بَعِيْدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ، كَثِيْرَ الشَّعْرِ وَكَانَ يَصَفِّرُ لِحْيَتَهُ»❷

''آپ (درمیانے قد کے تھے) نہ بہت لمبے اور نہ ٹھگنے، چہرہ انتہائی خوب صورت، جلد ملائم، داڑھی گھنی اور بہت لمبی تھی، رنگ گندمی، جوڑ بڑے، کندھے کشادہ، بال بہت زیادہ تھے اور داڑھی کو زرد کیا کرتے تھے۔''

(۳) حافظ ابن مزی سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا حلیہ ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

«وكَانَ عُثْمَانُ رَحِمَهُ اللّٰهُ رَجُلًا رِبْعَةً، لَيْسَ بِالْقَصِيْرِ وَلَا بِالطَّوِيْلِ حَسَنَ الْوَجْهِ، رَقِيْقَ الْبَشْرَةِ، كَبِيْرَ اللِّحْيَةِ عَظِيْمَهَا، أَسْمَرَ اللَّوْنِ، كَثِيْرَ الشَّعْرِ، ضَخْمَ الْكَرَادِيْسِ، بَعِيْدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ، كَانَ يُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ وَيَشُدُّ أَسْنَانَهُ بِالذَّهَبِ، وَقَالَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ: كَانَ شَيْخًا جَمِيْلًا، طَوِيْلَ اللِّحْيَةِ، حَسَنَ الْوَجْهِ»❸

''سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ درمیانے قد کے تھے، نہ بہت لمبے اور نہ ٹھگنے، چہرہ انتہائی

---

❶ حسن: الآحاد و المثانی لابن أبی عاصم: ۲۴۱۳۔ طبرانی کبیر: ۳۲۱۸۔ اسماعیل بن عیاش اور شرحبیل بن مسلم صدوق راوی ہیں۔ علامہ البانی نے اس روایت کو حسن قرار دیا ہے۔ سلسلة الاحادیث الضیعفة: ۹/ ۵۳۔

❷ تاریخ دمشق لابن عساکر: ۳۹/ ۱۵۔ تاریخ الاسلام للذهبی: ۲/ ۲۵۷۔

❸ تهذیب الکمال فی أسماء الرجال: ۱۹/ ۴۵۲۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خوب صورت، جلد ملائم، داڑھی بہت بڑی اور بہت لمبی تھی، رنگ گندمی، بال بہت زیادہ تھے، جوڑ بڑے، کندھے کشادہ تھے، داڑھی کو زرد کیا کرتے تھے اور دانتوں کو سونے (کے تار) سے باندھا ہوا تھا۔ دوسری جگہ بیان کیا کہ وہ انتہائی خوب صورت بزرگ تھے، جن کی داڑھی خوب لمبی اور چہرہ نہایت خوب صورت تھا۔"

④ عامر بن شراحیل شعبی مشہور ثقہ فقیہ تابعی سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا حلیہ بیان کرتے ہیں:

«رَأَيْتُ عَلِيًّا أَبْيَضَ اللِّحْيَةِ، مَا رَأَيْتُ أَعْظَمَ لِحْيَةٍ مِنْهُ قَدْ مَلَأَتْ مَا بَيْنَ مَنْكِبَيْهِ» ❶

"میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو سفید داڑھی میں دیکھا، میں نے ان سے بڑی داڑھی کسی کی نہیں دیکھی، داڑھی نے ان کے دونوں کندھوں کے درمیان (پورے سینے کو) بھرا ہوا تھا۔"

⑤ معروف تابعی ابو اسحاق سبیعی بیان کرتے ہیں:

«رَأَيْتُ عَلِيًّا فَقَالَ لِي أَبِي: قُمْ يَا عَمْرُو فَانْظُرْ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَلَمْ أَرَهُ يَخْضِبُ لِحْيَتَهُ، ضَخْمُ اللِّحْيَةِ» ❷

"میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو میرے والد نے مجھے کہا: عمرو! اٹھو امیر المؤمنین کو دیکھ لو۔ چنانچہ میں ان کی طرف اٹھا اور انھیں داڑھی رنگا نہ دیکھا، ان کی داڑھی بہت بڑی تھی۔"

⑥ البدء و التاریخ کے مؤلف سیدنا عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کا حلیہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

---

❶ صحیح: تاریخ دمشق لابن عساکر: ٤٢/ ٢٠۔

❷ حسن: الطبقات الکبری: ٣/ ١٨۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

«وَكَانَ قَصِيرَ الْقَامَةِ طَوِيلَ اللِّحْيَةِ وَأُسِرَ يَوْمَ بَدْرٍ فَافْتُدِيَ وَأَسْلَمَ» ❶

’’وہ چھوٹے قد کے تھے، ان کی داڑھی لمبی تھی، بدر کے دن یہ قیدی بنے، ان کا فدیہ دیا گیا اور یہ مسلمان ہو گئے۔‘‘

ائمہ لغت سے ثبوت:

گزشتہ بحث میں نبی ﷺ کی قولی احادیث سے داڑھی کے ثبوت میں ہم نے نبی ﷺ سے مروی روایات کی شرح میں شارحین اور اہل لغت کے اقوال سے یہ ثابت کیا ہے کہ کوئی بھی لغوی داڑھی کے بارے میں مروی لفظ کی تشریح میں یہی بیان کرتے ہیں کہ داڑھی کو بڑھایا جائے۔ اسے لٹکایا جائے اور اس میں کسی قسم کی کاٹ چھانٹ کے بغیر اس کی حالت پر چھوڑ دیا جائے۔ یہاں ان تمام اہل لغت کے تشریحی اقوال کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے۔

شیخ احمد دہلوی بیان کرتے ہیں:

«فَثَبَتَ بِذٰلِكَ حَدُّ اللِّحْيَةِ عَرْضًا وَطُوْلًا، فَعَرْضُهَا مِنْ شَعْرِ الْخَدَّيْنِ الْعَارِضَيْنِ، وَالصُّدْغَيْنِ إِلَى الشَّعْرِ النَّابِتِ تَحْتَ الْحَنَكِ مِنْ طَرَفِ أَسْفَلِ اللِّحْيَيْنِ، وَطُوْلُهَا مِنْ شَعْرِ الْعَنْفَقَةِ مَعَ شَعْرِ الذَّقَنِ إِلَى الشَّعْرِ النَّابِتِ تَحْتَ الذَّقَنِ كُلُّ ذٰلِكَ لِحْيَةٌ لُغَةً، وَقَدْ جَاءَ الشَّرْعُ مُوَافِقًا لِلُغَةِ فِي حَدِّ اللِّحْيَةِ، وَلَمْ يَأْتِ بِتَغْيِيرِ شَيْءٍ مِنْ حَدِّهَا بَلْ أَمَرَ فِي قَوْلِهِ: وَفِّرُوْا اللِّحَى، بِتَوْفِيرِهَا وَبِبَقَائِهَا عَلَى حَالِهَا كَمَا نَبَتَتْ مِنْ غَيْرِ إِزَالَةٍ لِشَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ كُلِّهِ، إِذْ يَحْرُمُ تَغْيِيرُ شَيْءٍ مِنْ خِلْقَتِهَا» ❷

❶ البدء و التاريخ: ٥/ ١٠٥۔

❷ ادلة تحريم حلق اللحية ص: ٨٣، ٨٤۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

”(اہل لغت کی درج بالا توضیحات سے) داڑھی کی طول وعرض میں مقدار و تعریف واضح ہوئی ہے کہ داڑھی کی چوڑائی رخساروں اور کنپٹیوں کے بالوں سے لے کر جبڑوں کے نیچے کے بالوں سمیت ٹھوڑی کے نچلے بالوں تک ہے اور لمبائی داڑھی بچہ سے لے کر ٹھوڑی کے بالوں سمیت ٹھوڑی کے نچلے بالوں تک ہے، لغت میں یہ تمام بال داڑھی کہلاتے ہیں۔ شریعت بھی داڑھی کی تعریف میں لغت عرب کے موافق ہے اور شریعت نے داڑھی کی تعریف میں لغت میں بالکل کوئی تبدیلی نہیں کی بلکہ آپ نے اپنے اس فرمان ”وَفِّرُوْا اللِّحَی“ میں داڑھیوں کو خوب بڑھانے اور جیسے اگی ہیں، انھیں کسی طرح بھی زائل کیے بغیر انھیں ان کی حالت پر پوری طرح باقی رکھنے کا حکم دیا ہے کیونکہ ان کی خلقت میں کسی بھی قسم کی تبدیلی حرام ہے۔“

شارحین کے اقوال سے ثبوت اور راجح موقف:

اس بحث میں ہم دلائل سے یہ ثابت کریں گے کہ شارحین حدیث نے داڑھی کے بارے میں مروی نبوی الفاظ کا یہی مفہوم لیا ہے کہ داڑھی کو بڑھانا، لمبا کرنا، لٹکانا اور اسے اس کی حالت پر چھوڑنا واجب ہے، نیز داڑھی کو کسی بھی مرحلے پر کاٹنے، اسے خوب صورت بنانے کے لیے کاٹ چھانٹ کرنا حرام ہے۔

❶ امام نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

«فَحَصَلَ خَمْسُ رِوَايَاتٍ أَعْفُوْا وَأَوْفُوْا وَأَرْخُوْا وَأَرْجُوْا وَوَفِّرُوْا وَمَعْنَاهَا كُلِّهَا تَرْكُهَا عَلَى حَالِهَا، هَذَا هُوَ الظَّاهِرُ مِنَ الْحَدِيْثِ الَّذِيْ تَقْتَضِيْهِ أَلْفَاظُهُ وَهُوَ الَّذِيْ قَالَهُ جَمَاعَةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا وَغَيْرُهُمْ مِنَ الْعُلَمَاءِ» ❶

❶ شرح النووی: ۳/ ۱۵۱۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

"(نبی ﷺ سے مروی روایات میں) پانچ الفاظ ثابت ہوئے ہیں: أعفوا (داڑھیاں باقی چھوڑ دو اور انھیں نہ کاٹو)، أوفوا (داڑھیاں مکمل چھوڑ دو اور انھیں کاٹو مت)، أرخوا (داڑھیاں لٹکاؤ اور انھیں ان کی حالت پر چھوڑ دو)، أرجوا (داڑھیاں چھوڑ دو)، وفِّروا (داڑھیاں خوب بڑھاؤ اور کاٹو نہ)، جن کا مفہوم یہ ہے کہ داڑھیوں کو ان کی حالت پر چھوڑ دو ، حدیث کے ظاہر الفاظ اسی مفہوم کا تقاضا کرتے ہیں اور ہمارے اصحاب (شافعیہ) اور دیگر علماء نے یہی موقف اختیار کیا ہے۔"

پھر داڑھی کی حد کے بارے میں مختلف علماء کی آراء بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

«وَالْمُخْتَارُ تَرْكُ اللِّحْيَةِ عَلَى حَالِهَا وَأَلَّا يَتَعَرَّضَ لَهَا بِتَقْصِيرِ شَيْءٍ أَصْلًا» ❶

"راجح موقف داڑھی کو اس کی حالت پر چھوڑنا ہے اور اسے کاٹنے اور کم کرنے کی بالکل مداخلت نہیں کی جائے۔"

❷ ابو مالک کمال بن سید سالم بیان کرتے ہیں:

"گزشتہ بحث کا ماحصل یہ ہے کہ درست موقف داڑھی کے چھوڑنے اور نہ کاٹنے کا واجب ہونا ہے، ان صحیح احادیث پر عمل کرتے ہوئے جن میں (أعفو، أرخوا، أرجوا، وفروا اور أعفوا) امر کے صیغے وارد ہوئے ہیں۔ جیسا کہ جمہور علماء کا موقف ہے۔" ❷

---

❶ شرح النووی: ۳/ ۱۵۱۔

❷ صحیح فقه السنة: ۱/ ۱۰۲۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

③ مسواک کرنا

مسواک کرنا امور فطرت میں سے ہے کیونکہ یہ منہ کی صفائی کا بہترین ذریعہ ہے۔ اگر منہ کی صفائی نہ کی جائی تو کچھ ہی دنوں کے بعد منہ کی بدبو پاخانے کی بدبو کی مشابہت اختیار کر لیتی ہے اور کسی کے ساتھ بات کرنے سے منہ سے نکلنے والی گندی بدبو جہاں مسواک نہ کرنے والے کی شخصیت مکدر کرتی ہے وہاں مسواک نہ کرنے سے دانتوں میں کئی بیماریاں لگتی اور دانتوں میں جمی ہوئی میل کچیل سے کئی جراثیم پیدا ہوتے ہیں، جو ماکولات و مشروبات کے ذریعے معدے میں داخل ہو کر کئی امراض کا باعث بنتے ہیں۔ انسانوں کا خالق و مالک چونکہ ان کا ہمدرد اور خیر خواہ ہے اس لیے اس انسانی سرشت میں مسواک کی اہمیت اجاگر کر دی اور ہر شریعت میں مسواک کرنے اور منہ کی صفائی اختیار کرنے کی ترغیب دی ہے۔ تاکہ انسانی طہارت کے اعلیٰ مرتبے پر فائز ہوں اور ان کی شخصیت کسی بھی مرحلے پر گندگی اور بدبو کی وجہ سے نفرت کا شکار نہ ہو۔

① سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ: قَصُّ الشَّارِبِ، وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ، وَالسِّوَاكُ»[1]

[1] صحیح مسلم:٢٦١۔ سنن أبی داوٗد: ٥٣۔ جامع ترمذی: ٢٧٥٧۔ سنن ابن ماجہ:٢٩٣۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”دس چیزیں فطرت سے ہیں: مونچھیں کاٹنا، داڑھی باقی چھوڑنا، مسواک کرنا۔“

(۲) سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت ﴿وَإِذِ ابْتَلَىٰٓ إِبْرَٰهِـۧمَ رَبُّهُۥ بِكَلِمَـٰتٍ﴾ کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی طہارت میں آزمائش کی:

«اِبْتَلَاهُ اللّٰهُ بِالطَّهَارَةِ، خَمْسٌ فِي الرَّأْسِ وَخَمْسٌ فِي الْجَسَدِ، فِي الرَّأْسِ: قَصُّ الشَّارِبِ، وَالْمَضْمَضَةُ، وَالِاسْتِنْشَاقُ، وَالسِّوَاكُ، وَفَرْقُ الرَّأْسِ» (1)

”اللہ تعالیٰ نے طہارت سے ان کی آزمائش کی، ان میں سے پانچ چیزوں کا تعلق سر کے ساتھ اور پانچ چیزوں کا تعلق باقی جسم کے ساتھ تھا۔ سر سے متعلق (طہارت) مونچھیں کترنا، کلی کرنا، ناک کی پانی سے صفائی کرنا، مسواک کرنا اور سر کی مانگ نکالنا تھا۔“

مسواک کی فضیلت واہمیت:

جہاں مسواک منہ کی صفائی اور طہارت کا باعث ہے وہاں مسواک کرنا مستحب عمل اور تقرب الٰہی کا ذریعہ ہے اس لیے مسواک کا کثرت سے اہتمام کرنا چاہیے۔

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اَلسِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ» (2)

”مسواک منہ کی صفائی اور رب کی خوشنودی کا ذریعہ ہے۔“

فوائد:

امیر یمانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

---

(1) صحیح: تفسیر عبد الرزاق: ١١٦۔ مستدرك حاكم: ٢/ ٢٦٦۔ سنن بیهقی: ٦٨٥۔ صحيح أبي داوٗد: ١/ ٩٤۔

(2) حسن: سنن نسائی:٥۔ مسند أحمد: ٦/ ٦٢۔ مسند أبي يعلىٰ:٤٩١٦۔ عبد الرحمٰن بن عبد اللہ بن ابی عتیق اور ان کے والد صدوق راوی ہیں۔ (تحرير تقريب التهذيب)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

”تمام اوقات میں مسواک کرنا مستحب ہے اور پانچ اوقات میں اس کی فضیلت زیادہ ہو جاتی ہے۔ ۱۔ وضو کے وقت۔ ۲۔ نماز کے وقت۔ ۳۔ تلاوت قرآن کے وقت۔ ۴۔ نیند سے بیدار ہونے کے وقت۔ ۵۔ منہ کا ذائقہ متغیر ہونے کے وقت۔“ [1]

(1) وضو کے وقت مسواک کرنا:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي، لَأَمَرْتُهُمْ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ بِوُضُوْءٍ أَوْ مَعَ كُلِّ وُضُوْءٍ بِسِوَاكٍ، وَلَأَخَّرْتُ عِشَاءَ الْآخِرَةِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ» [2]

”اگر یہ بات نہ ہو کہ میں اپنی امت کو مشقت میں ڈال دوں گا تو میں انھیں ہر نماز کے ساتھ وضو کرنے یا ہر وضو کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا اور میں عشاء کو تہائی رات تک مؤخر کر دیتا۔“

یہ حدیث دلیل ہے کہ وضو کے آغاز میں مسواک کرنا مستحب اور افضل عمل ہے۔

(2) نماز کے وقت مسواک کرنا:

نماز کے شروع میں مسواک کرنا مستحب عمل ہے۔

❊ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي أَوْ عَلَى النَّاسِ لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ صَلَاةٍ» [3]

---

[1] سبل السلام: ۱/ ۵۸۔

[2] حسن: مسند أحمد: ۷۵۱۳۔ محمد بن عمرو بن علقمہ لیثی صدوق اور باقی راوی ثقہ ہیں۔

[3] صحیح بخاری: ۸۸۷۔ صحیح مسلم: ۲۵۲۔ جامع ترمذی: ۲۲۔ سنن نسائی: ۷۔ سنن ابن ماجہ: ۲۸۷۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

’’اگر یہ بات نہ ہو کہ میں اپنی امت کو یا لوگوں کو مشقت میں ڈال دوں گا تو میں انھیں ہر نماز کے ساتھ وضو کرنے کا حکم دیتا۔‘‘

یہ حدیث دلیل ہے کہ نماز سے قبل مسواک کرنا مستحب عمل ہے اور مسواک کرنا باعث اجر وثواب عمل ہے۔

③ قرآن حکیم کی تلاوت کے وقت مسواک کرنا:

قرآن حکیم کی تلاوت کے وقت بھی مسواک کرنا مسنون ومستحب ہے۔

❊ سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

«أُمِرْنَا بِالسِّوَاكِ وَقَالَ: إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا قَامَ يُصَلِّي أَتَاهُ الْمَلَكُ فَقَامَ خَلْفَهُ يَسْتَمِعُ الْقُرْآنَ وَيَدْنُو، فَلَا يَزَالُ يَسْتَمِعُ وَيَدْنُو حَتَّى يَضَعَ فَاهُ عَلَى فِيهِ، فَلَا يَقْرَأُ آيَةً إِلَّا كَانَتْ فِي جَوْفِ الْمَلَكِ»[1]

’’ہمیں مسواک کا حکم دیا گیا ہے اور انھوں نے بیان کیا کہ بندہ جب کھڑا ہو کر نماز پڑھتا ہے تو اس کے پاس فرشتہ آتا اور اس کے پیچھے کھڑا ہو کر قرآن سنتا ہے اور قریب ہو جاتا ہے پھر وہ مسلسل غور سے سنتا اور قریب ہوتا جاتا ہے حتی کہ اپنا منہ اس کے منہ پر رکھ دیتا ہے پھر وہ جو آیت تلاوت کرتا ہے وہ اس کے پیٹ میں جاتی ہے۔‘‘

④ منہ بدبودار ہونے کی صورت میں مسواک کرنا:

منہ میں بدبو پیدا ہونے کی صورت میں مسواک کرنا مستحب ہے کیونکہ ایسی حالت میں کسی سے گفتگو کرنا مخاطب کے لیے ناگواری کا باعث ہوتا ہے اور اس صورت میں ذکر وغیرہ کرنے سے فرشتوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے۔ اس لیے منہ کا ذائقہ بدلنے اور بدبو پیدا ہونے

[1] صحیح: سنن بیهقی:١/٣٨۔ الأحاديث المختارة: ٢٠١/١: ٥٨٩۔ سلسلة الصحيحة: ١٢١٣۔ شعب الإيمان للبيهقي:١٩٣٧۔ یہ روایت حکماً مرفوع ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کی صورت میں مسواک کا اہتمام کرنا چاہیے۔ مخاطب کو منہ کی بدبو سے بچانے کے لیے ہی نبی ﷺ گھر میں داخل ہوتے وقت مسواک کا اہتمام کرتے تھے۔

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

«أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ بَدَأَ بِالسِّوَاكِ» ❶

''نبی ﷺ جب گھر داخل ہوتے تو مسواک سے آغاز کرتے۔''

⑤ نیند سے بیدار ہونے پر مسواک کرنا:

نیند سے بیدار ہو کر مسواک کرنا مستحب عمل ہے کیونکہ نیند کی وجہ سے منہ کا ذائقہ متغیر ہو چکا ہوتا ہے، اس بدبو کے ازالہ کے لیے مسواک کرنا مستحب فعل ہے۔

١ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

«كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ، يَشُوصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ» ❷

''نبی ﷺ جب رات کو بیدار ہوتے تو مسواک سے اپنا منہ صاف کرتے تھے۔''

٢ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

«كُنَّا نُعِدُّ لَهُ سِوَاكَهُ وَطَهُورَهُ، فَيَبْعَثُهُ اللّٰهُ مَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَهُ مِنَ اللَّيْلِ، فَيَتَسَوَّكُ، وَيَتَوَضَّأُ» ❸

''ہم (رات کو) آپ کے لیے آپ کی مسواک اور وضو کا پانی تیار رکھ چھوڑتی

❶ صحيح مسلم: ٢٥٣۔

❷ صحيح بخاری: ٢٤٥۔ صحيح مسلم: ٢٥٥۔ سنن أبی داوٗد: ٥٥۔ سنن نسائی: ٢۔ سنن ابن ماجہ: ٢٨٦۔

❸ صحيح مسلم: ٧٤٦۔ سنن أبی داوٗد: ٥٦۔ سنن نسائی: ١٣١٥۔ سنن ابن ماجہ: ١١٩١۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھیں پھر اللہ تعالیٰ جب چاہتا آپ کو اٹھا دیتا تو آپ مسواک کرتے اور وضو کرتے تھے۔“

۱۳ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

«أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَنَامُ إِلَّا وَالسِّوَاكُ عِنْدَهُ، فَإِذَا اسْتَيْقَظَ بَدَأَ بِالسِّوَاكِ» [1]

”رسول اللہ ﷺ سوتے نہیں تھے مگر مسواک آپ کے پاس ہوتی تھی، پھر جب آپ بیدار ہوتے تو مسواک سے آغاز کرتے تھے۔“

[1] حسن: مسند أحمد: ۲/ ۱۱۷۔ قیام اللیل للمروزی ص: ۴۷۔ سلسلة الصحيحة: ۲۱۱۱۔ محمد بن ابراہیم بن مسلم بن بن مہران صدوق اور باقی راوی ثقہ ہیں۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

④، ⑤ کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا

کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا امور فطرت سے ہے اور کلی کرنے سے منہ کی صفائی اور ناک میں پانی چڑھانے سے ناک کی بہتر صفائی ہوتی ہے۔

[1] سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"دس چیزیں فطرت سے ہیں: مونچھیں کاٹنا، داڑھی باقی چھوڑنا، مسواک کرنا، پانی سے ناک کی صفائی کرنا، ناخن تراشنا، انگلیوں کے پورے اور جوڑ دھونا، بغلوں کے بال اکھیڑنا، زیرناف بال مونڈھنا اور پانی بہانا (یعنی استنجا کرنا)۔ زکریا کہتے ہیں کہ مصعب نے بیان کیا کہ دسویں چیز میں بھول گیا مگر وہ کلی ہی ہے۔" ❶

[2] سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی طہارت میں آزمائش کی:

«اِبْتَلَاهُ اللّٰهُ بِالطَّهَارَةِ، خَمْسٌ فِی الرَّأْسِ وَخَمْسٌ فِی الْجَسَدِ، فِی الرَّأْسِ: قَصُّ الشَّارِبِ، وَالْمَضْمَضَةُ، وَالْاِسْتِنْشَاقُ، وَالسِّوَاكُ،

❶ صحیح مسلم: ۲۶۱۔ سنن أبی داوٗد: ۵۳۔ جامع ترمذی: ۲۷۵۷۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَفَرْقُ الرَّأْسِ» ❶

"اللہ تعالیٰ نے طہارت سے ان کی آزمائش کی، ان میں سے پانچ چیزوں کا تعلق سر کے ساتھ اور پانچ چیزوں کا تعلق باقی جسم کے ساتھ تھا۔ سر سے متعلق (طہارت) مونچھیں کترنا، کلی کرنا، ناک کی پانی سے صفائی کرنا، مسواک کرنا اور سر کی مانگ نکالنا تھا۔"

کلی کرنے اور ناک میں پانی چڑھانے کا تعلق وضو کے ساتھ ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

"پھر (وضو کرنے والا) کلی کرے اور سانس کھینچ کر ناک میں پانی چڑھائے۔ پھر انھوں (سیدنا عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ) نے برتن میں ہاتھ ڈالا (اور اس پانی سے) تین مرتبہ کلی کی، سانس سے ناک میں پانی چڑھایا اور ناک جھاڑا۔" ❷

کلی کرنے اور ناک میں پانی چڑھانے کا طریقہ:

کلی کرنے اور ناک میں پانی چڑھانے کی دو صورتیں ہیں کسی ایک پر عمل کرنے سے وضو درست قرار پاتا ہے۔ ایک طریقہ یہ ہے کہ ایک ہی چلو پانی لے کر کچھ پانی منہ میں ڈال کر کلی کریں اور کچھ پانی ناک میں ڈال کر سانس سے اوپر کھینچ لیں۔

"پھر انھوں (سیدنا عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ) نے ایک چلو پانی سے تین مرتبہ کلی کی اور ناک میں پانی چڑھایا۔" ❸

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ کلی کے لیے اور ناک کے لیے الگ الگ پانی لیا جائے، ایک چلو سے کلی کرلیں اور دوسرے چلو سے ناک میں پانی ڈالیں۔

❶ صحیح: تفسیر عبد الرزاق: ١١٦۔ مستدرك حاكم: ٢/ ٢٦٦۔ سنن بيهقى: ٦٨٥۔ صحيح أبى داود: ١/ ٩٤۔

❷ صحيح بخارى: ١٨٦۔

❸ صحيح بخارى: ١٩٩۔ صحيح مسلم: ٢٣٥۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شقیق بن سلمہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

«رَأَيْتُ عَلِيًّا وعُثْمَانَ تَوَضَّآ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَا: هَكَذَا تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَكَرَ أَنَّهُمَا أَفْرَدَا الْمَضْمَضَةَ وَ الْإِسْتِنْشَاقَ» ❶

’’میں نے سیدنا علی اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہما کو دیکھا انھوں نے تین تین مرتبہ وضو کیا پھر انھوں نے کہا: اس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور انھوں (شقیق بن سلمہ) نے بیان کیا کہ انھوں (سیدنا علی و سیدنا عثمان رضی اللہ عنہما) نے کلی اور ناک میں پانی علیحدہ علیحدہ چلو سے لیا۔‘‘

ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ کرنا:

ناک میں پانی چڑھاتے وقت مبالغہ سے کام لینا چاہیے اور ناک میں پانی چڑھاتے وقت خوب سانس کھینچ کر ناک کی جڑ کی طرف پانی چڑھانا چاہیے۔ البتہ حالت روزہ میں اس عمل سے گریز کرنا چاہیے۔

❋ سیدنا لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے وضو کے بارے میں بتایئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«أَسْبِغِ الْوُضُوْءَ، وَخَلِّلْ بَيْنَ الْأَصَابِعِ، وَبَالِغْ فِي الْإِسْتِنْشَاقِ إِلَّا أَنْ تَكُوْنَ صَائِمًا» ❷

’’خوب اچھی طرح وضو کر، انگلیوں کے درمیان خلال کر اور ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ کر الا کہ تو روزہ دار ہو۔‘‘

---

❶ حسن: تاریخ ابن ابی خیثمہ:٤٤١٩۔

❷ حسن: سنن أبی داوٗد: ١٤٢۔ جامع ترمذی:٧٧٨۔ سنن ابن ماجہ: ٤٠٧۔ صحیح ابن خزیمہ:١٥٠۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

فوائد:

امام نووی رحمہ اللہ استنشاق (ناک میں پانی چڑھانے) کا مفہوم بیان کرتے ہیں کہ استنشاق سے مقصود پانی کو ناک کے اندر لے کر جانا اور اسے سانس سے ناک کی جڑ کی طرف کھینچنا ہے۔ کلی کرنے اور ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ کرنا مستحب ہے سوائے روزہ دار کے کہ اس کے لیے یہ عمل مکروہ ہے۔"❶

نوٹ! ہمارے ہاں مروجہ وضو میں ناک میں پانی چڑھاتے وقت بس ناک کے ساتھ محض پانی لگانا اور سانس سے پانی ناک میں نہ کھینچنا اور ناک جھاڑتے وقت سانس کے زور سے ناک صاف نہ کرنا شرعی تقاضوں کے خلاف عمل ہے اور ایسا وضو درست قرار نہیں پاتا۔ لہٰذا نمازیوں کو اس پہلو کے بارے شرعی تقاضوں کو پورا کرنا چاہیے۔

❶ شرح النووی: ۳/ ۱۰۵۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑤ استنجا کرنا

پیشاب اور پاخانے کے بعد شرم گاہ کی صفائی اور جسم پر لگی ہوئی نجاست کو زائل کرنا استنجا کہلاتا ہے۔ یہ فطرتی امور میں سے ہے جس کا التزام تمام شریعتوں نے کیا ہے۔

[1] سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"دس چیزیں فطرت سے ہیں: مونچھیں کاٹنا، داڑھی باقی چھوڑنا، مسواک کرنا، پانی سے ناک کی صفائی کرنا، ناخن تراشنا، انگلیوں کے پورے اور جوڑ دھونا، بغلوں کے بال اکھیڑنا، زیرناف بال مونڈھنا اور پانی بہانا (یعنی استنجا کرنا)۔ زکریا کہتے ہیں کہ مصعب نے بیان کیا کہ دسویں چیز میں بھول گیا مگر وہ کلی ہی ہے۔"[1]

[2] سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی طہارت میں آزمائش کی ان میں سے پانچ چیزوں کا تعلق سر کے علاوہ باقی جسم سے ہے:

«وَفِي الْجَسَدِ: تَقْلِيْمُ الْأَظْفَارِ، وَحَلْقُ الْعَانَةِ، وَالْخِتَانُ، وَنَتْفُ الْإِبْطِ، وَغَسْلُ مَكَانِ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ بِالْمَاءِ»[2]

---

[1] صحیح مسلم: ٢٦١۔ سنن أبی داوٗد: ٥٣۔ جامع ترمذی: ٢٧٥٧۔ سنن ابن ماجه: ٢٩٣۔

[2] صحیح: تفسیر عبد الرزاق: ١١٦۔ مستدرك حاكم: ٢/ ٢٦٦۔ سنن بیهقی: ٦٨٥۔ صحیح أبی داوٗد: ١/ ٩٤۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”جسم سے متعلق (طہارت) ناخن کاٹنا، زیر ناف بال مونڈھنا، ختنہ کرنا، بغلوں کے بال اکھیڑنا اور پیشاب و پاخانے کے نشان کو پانی سے دھونا۔“

اسلام میں استنجا کی بہت زیادہ تاکید کی گئی ہے اور اس کے احکام و آداب کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔

① بائیں ہاتھ سے استنجا کرنا:

استنجا کرنے کے لیے بایاں ہاتھ استعمال کرنا چاہیے، کیونکہ استنجا میں دایاں ہاتھ استعمال کرنا ناجائز ہے۔

۱۔ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

”رسول اللہ ﷺ اپنا دایاں ہاتھ کھانے پینے اور کپڑوں کے لیے استعمال کرتے اور بایاں ان کے علاوہ کاموں (استنجا وغیرہ) کے لیے استعمال کرتے تھے۔“ ❶

۲۔ سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جب تم میں سے کوئی پانی پیے تو برتن میں سانس نہ لے اور جب کوئی شخص قضائے حاجت کے لیے آئے تو نہ دائیں ہاتھ سے اپنی شرمگاہ چھوئے اور نہ دائیں ہاتھ سے استنجا کرے۔“ ❷

۳۔ سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یقیناً آپ ﷺ نے ہمیں پاخانے اور پیشاب کی حالت میں قبلہ رخ منہ کرنے، دائیں ہاتھ سے استنجا کرنے، تین ڈھیلوں سے کم سے استنجا کرنے اور گوبر لید اور ہڈی سے استنجا کرنے سے منع کیا ہے۔“ ❸

---

❶ حسن: سنن أبی داوٗد:۳۲۔ مسند أبی یعلیٰ:۷۰۲۴۔ صحیح ابن حبان:۵۲۲۷۔ عاصم بن بہدلہ صدوق راوی ہے۔

❷ صحیح بخاری:۱۵۳۔ صحیح مسلم:۲۶۷۔

❸ صحیح مسلم:۲۶۲۔ سنن أبی داوٗد:۷۔ جامع ترمذی:۱۶۔ سنن نسائی:۴۱۔ سنن ابن ماجہ:۳۱۶۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

② پانی اور ڈھیلوں سے استنجا کرنا:

رفع حاجت کے بعد پانی یا ڈھیلوں میں سے کسی ایک کے ساتھ استنجا کرنا واجب ہے، البتہ دلائل کی رو سے پانی سے استنجا کرنا افضل ہے۔

پانی سے استنجا کرنا:

پانی سے استنجا کرنا مشروع اور افضل ہے جس کے دلائل حسب ذیل ہیں۔

❶ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلا میں داخل ہوتے تو میں اور میرے جیسا ایک لڑکا پانی کا برتن اور نیزہ اٹھا کر لے جاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پانی سے استنجا کرتے۔“❶

❷ معاذہ عدویہ بیان کرتی ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے (عورتوں کو) بیان کیا:

«مُرْنَ أَزْوَاجَكُنَّ أَنْ يَغْسِلُوْا عَنْهُمْ أَثَرَ الْخَلَاءِ وَالْبَوْلِ، فَإِنِّي أَسْتَحِيْ أَنْ آمُرَهُمْ بِذَلِكَ، إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُهُ»❷

”اپنے شوہروں کو حکم دو کہ وہ پاخانے اور پیشاب کے اثرات دھویا کریں، مجھے حیا آتی ہے کہ میں انھیں یہ حکم دوں۔ بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ عمل کیا کرتے تھے۔“

❸ سیدنا ابو ایوب رضی اللہ عنہ، سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما اور سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یہ آیت ﴿فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ۝﴾ (التوبة:١٠٨) (”اس (مسجد قبا) میں ایسے لوگ ہیں جو خوب پاک رہنا پسند کرتے ہیں اور اللہ خوب پاک رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔“) نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

❶ صحيح بخاري: ١٥٢ ـ صحيح مسلم: ٢٧١ ـ

❷ صحيح: مسند احمد: ٦/ ١١٣: ٢٤٩٨٤ ـ مسند الشاميين: ١٢٨٣ ـ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

''اے انصار کی جماعت! بلا شبہ اللہ تعالیٰ نے تمھاری پاکی کی تعریف کی ہے۔ تمھاری پاکی کیا ہے؟'' انھوں نے عرض کی: ہم نماز کے لیے وضو کرتے ہیں، جنابت سے غسل کرتے ہیں اور پانی سے استنجا کرتے ہیں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہی بات ہے، چنانچہ اسے اپنائے رکھو۔''❶

ڈھیلوں سے استنجا کرنا:

ڈھیلوں کے ساتھ بھی استنجا کرنا درست ہے، یہ اختیاری عمل ہے چاہے تو پانی سے استنجا کرلیں اور چاہے تو ڈھیلے استعمال کرلیں۔ کسی ایک طریقے سے استنجا مشروع ہے۔

✿ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رفع حاجت کے لیے نکلے تو میں آپ کے پیچھے ہولیا۔ آپ (چلتے وقت) پیچھے نہیں جھانکتے تھے۔ میں آپ کے قریب ہوا تو آپ نے فرمایا:

''میرے لیے پتھر ڈھونڈ کے لا میں ان سے استنجا کروں گا اور مجھے ہڈی اور گوبر لید نہ دینا۔ پھر میں اپنے کپڑے کے پلو میں آپ کے پاس پتھر لایا، میں نے انھیں آپ کے پہلو میں رکھا اور واپس چلا گیا۔ پھر جب آپ رفع حاجت سے فارغ ہوئے تو آپ نے انھیں (استنجا کے لیے) استعمال کیا۔''❷

کم از کم تین ڈھیلے استعمال کرنا:

استنجا کے لیے کم از کم تین ڈھیلوں کا استعمال ضروری ہے، تین سے کم ڈھیلوں سے استنجا جائز نہیں۔

❶ سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یقیناً آپ ﷺ نے ہمیں تین ڈھیلوں سے

---

❶ حسن: سنن ابن ماجه:۳۵۵۔ مستدرك حاكم:۱/ ۱۵۵۔ سنن بيهقي: ۱/ ۱۰۵۔ المنتقىٰ لابن الجارود:۴۰۔ سنن الدارقطني ۱۷۴۔ طبراني كبير:۱۴۹۶۵۔ عتبہ بن ابی حکیم اور طلحہ بن نافع صدوق راوی ہیں۔

❷ صحيح بخاري:۱۵۵۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کم سے استنجا کرنے سے منع کیا ہے۔"❶

❺ سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی دوسری روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تم میں سے کوئی شخص تین سے کم ڈھیلوں سے استنجا نہ کرے۔"❷

ہڈی، گوبر اور کوئلہ استعمال نہ کرنا:

استنجے میں ہڈی، گوبر لید اور کوئلہ استعمال کرنے سے منع کیا گیا ہے، لہٰذا استنجا میں ان چیزوں سمیت کسی بھی کھانے والی چیز سے گریز کرنا چاہیے۔

❶ سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یقیناً آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں گوبر لید اور ہڈی سے استنجا کرنے سے منع کیا ہے۔"❸

❷ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جنات سے ملاقات والی رات جنوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے خوراک کا سوال کیا تو آپ نے فرمایا:

« لَكُمْ كُلُّ عَظْمٍ ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ يَقَعُ فِي أَيْدِيْكُمْ أَوْفَرَ مَا يَكُوْنُ لَحْمًا وَكُلُّ بَعْرَةٍ عَلَفٌ لِدَوَابِّكُمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَلَا تَسْتَنْجُوْا بِهِمَا فَإِنَّهُمَا طَعَامُ إِخْوَانِكُمْ »❹

"تمھارے لیے ہر وہ ہڈی جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو وہ تمھارے سامنے پہلے سے زیادہ گوشت کے ساتھ وجود میں آئے گی اور ہر مینگنی تمھارے چوپایوں کا چارا ہے۔" چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ان (ہڈی اور لید) کے ساتھ استنجا نہ کرو اس لیے کہ یہ تمھارے بھائیوں (جنات) کی خوراک ہے۔"

---

❶ صحيح مسلم:٢٦٢۔ سنن أبي داوٗد : ٧۔ جامع ترمذی:١٦۔ سنن نسائی:٤١۔ سنن ابن ماجه : ٣١٦۔

❷ صحيح مسلم : ٢٦٢۔

❸ صحيح مسلم:٢٦٢۔ سنن أبي داوٗد:٧۔ جامع ترمذی:١٦۔ سنن نسائی:٤١۔ سنن ابن ماجه : ٣١٦۔

❹ صحيح مسلم:٤٥٠۔٣٢٥٨۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جنات کا وفد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو انھوں نے عرض کی: ”اے محمد! اپنی امت کو ہڈی، لید اور کوئلے سے استنجا کرنے سے منع کر دیں، کیونکہ اللہ عزوجل نے ان میں ہمارے لیے رزق رکھا ہے۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (ان چیزوں سے استنجا کرنے سے) منع کر دیا۔“ [1]

استنجا کرنے کے بعد مٹی یا صابن سے ہاتھ ملنا:

استنجا کرنے کے بعد بائیں ہاتھ کی خوب صفائی اور طہارت کے لیے اسے مٹی یا صابن سے دھونا مستحب ہے تاکہ بدبو وغیرہ کا ازالہ ہو جائے۔

① سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلا میں داخل ہوئے تو میں آپ کے پاس پیتل یا چمڑے کے برتن میں پانی لایا، آپ نے اس سے استنجا کیا اور اپنا بایاں ہاتھ زمین پر مل کر اسے دھویا۔ پھر میں ایک اور برتن لایا اور آپ نے اس سے وضو کیا۔“ [2]

② سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے غسل کا پانی رکھا، آپ نے اپنے ہاتھوں کو دو یا تین مرتبہ دھویا، پھر آپ نے اپنے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور بائیں ہاتھ سے اپنی شرمگاہ کو دھویا، پھر آپ نے اپنا ہاتھ زمین پر خوب رگڑا۔“ [3]

امام نووی رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں: اس میں دلیل ہے کہ پانی کے ساتھ استنجا کرنے والے کے لیے مستحب ہے کہ وہ استنجا سے فارغ ہونے کے بعد مٹی یا اشنان (صابن وغیرہ) سے ہاتھ دھوئے یا اسے مٹی یا دیوار سے رگڑے تاکہ اس سے بدبو ختم ہو جائے۔“ [4]

---

[1] حسن: سنن أبی داود:۳۹۔ سنن بیہقی:۱/ ۱۷۷۔ صحیح أبی داود:۳۰۔ حافظ ابن حجر کہتے ہیں: اسماعیل بن عیاش کی اپنے شہر کے راویوں سے روایت حسن ہے۔ (تقریب التهذیب:۴۳۲) اس سند میں اسماعیل یحییٰ بن ابی عمرو سیبانی حمصی سے روایت کر رہے ہیں۔

[2] حسن: صحیح ابن حبان:۱۴۰۵۔ شریک بن عبداللہ قاضی صدوق راوی ہے۔

[3] صحیح بخاری:۲۵۷۔ صحیح مسلم:۳۱۷۔

[4] شرح النووی:۳/ ۲۳۱۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

⑦ انگلیوں کے پورے اور جوڑ دھونا

ہاتھوں اور انگلیوں کے پور اور جوڑ دھونا، اسی طرح جسم کے وہ اعضا جہاں جوڑوں کے ملاپ سے میل جمتی ہے، کانوں کے بیرونی اور اندرونی حصے میں جمی ہوئی میل کو دور کرنا، ناک میں جمع شدہ میل اور جسم کے باقی حصوں پر گرد وغبار سے جمنے والی میل کی صفائی کی تاکید کی گئی ہے۔ لہٰذا ان مقامات کی صفائی کو یقینی بنانا چاہیے۔

※ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ: قَصُّ الشَّارِبِ، وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ، وَالسِّوَاكُ، وَاسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ، وَقَصُّ الْأَظْفَارِ، وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ»[1]

''دس چیزیں فطرت سے ہیں: مونچھیں کاٹنا، داڑھی باقی چھوڑنا، مسواک کرنا، پانی سے ناک کی صفائی کرنا، ناخن تراشنا، انگلیوں کے پورے اور جوڑ دھونا۔''

فوائد:

① امام نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

«وَأَمَّا غَسْلُ الْبَرَاجِمِ فَسُنَّةٌ مُسْتَقِلَّةٌ لَيْسَتْ مُخْتَصَّةً بِالْوُضُوءِ، وَالْبَرَاجِمُ بِفَتْحِ الْبَاءِ وَبِالْجِيمِ جَمْعُ بُرْجُمَةٍ بِضَمِّ الْبَاءِ وَالْجِيمِ

[1] صحیح مسلم: ٢٦١۔ سنن أبی داوٗد: ٥٣۔ جامع ترمذی: ٢٧٥٧۔ سنن ابن ماجہ: ٢٩٣۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَهِيَ عُقَدُ الْأَصَابِعِ وَمَفَاصِلُهَا كُلُّهَا، قَالَ الْعُلَمَاءُ: وَيَلْحَقُ بِالْبَرَاجِمِ مَا يَجْتَمِعُ مِنَ الْوَسَخِ فِي مَعَاطِفِ الْأُذُنِ وَهُوَ الصِّمَاخُ فَيُزِيْلُهُ بِالْمَسْحِ لِأَنَّهُ رُبَّمَا أَضَرَّتْ كَثْرَتُهُ بِالسَّمْعِ وَكَذَلِكَ مَا يَجْتَمِعُ فِي دَاخِلِ الْأَنْفِ وَكَذَلِكَ جَمِيعُ الْوَسَخِ الْمُجْتَمِعِ عَلَى أَيِّ مَوْضِعٍ كَانَ مِنَ الْبَدَنِ بِالْعَرَقِ وَالْغُبَارِ وَنَحْوِهِمَا» ❶

''انگلیوں کے پوروں اور جوڑوں کو دھونا مستقل سنت ہے، یہ عمل وضو کے ساتھ خاص نہیں ہے۔ براجم برجمۃ کی جمع ہے جس سے مراد انگلیوں کی گرہیں اور جوڑ ہیں۔ علماء بیان کرتے ہیں کہ براجم (انگلیوں کے پوروں اور جوڑوں) کے حکم میں کانوں کے سوراخوں میں جمع شدہ میل بھی شامل ہے کہ اسے مل کر نکال دیا جائے کیونکہ کانوں میں جمع شدہ میل بعض اوقات سماعت کے لیے نقصان دہ ہوتی ہے، اسی طرح اس حکم میں ناک کے اندر جمع ہونے والی میل بھی شامل ہے نیز جسم پر غبار اور پسینے کی وجہ سے جمع ہونے والی میل کچیل بھی اسی حکم میں شامل ہے۔ واللہ اعلم!''

② حافظ ابن حجر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

''(براجم) ہتھیلی کی پشت پر انگلی کی گرہیں ہیں اور خطابی کہتے ہیں: (براجم سے مراد) جسم کی وہ جگہیں ہیں جہاں میل جمتی اور میل جمع ہوتی ہے بالخصوص جن جگہوں میں تازگی نہیں ہوتی۔ غزالی کہتے ہیں: اہل عرب کھانے کے بعد ہاتھ نہیں دھوتے تھے جس سے ہاتھوں کی سلوٹوں میں میل جمع ہو جاتی تھی سو انھیں دھونے کا حکم دیا گیا۔ نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: (ہاتھوں کے پوروں اور جوڑوں کو دھونا) یہ ایک مستقل سنت ہے، یہ وضو کے ساتھ خاص نہیں، بلکہ

❶ شرح النووی: ۳/ ۱۵۰۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

وضو میں، غسل میں اور بدن کی صفائی کے دوران انھیں دھونے کی ضرورت ہے۔ نیز انھوں نے ان کے ساتھ کانوں کے اندرونی بیرونی حصے اور کانوں کے سوراخ بھی شامل کیے ہیں کیونکہ یہاں میل کا باقی رہنا سماعت کے لیے نقصان دہ ہے۔'' ❶

انگلیوں کے پوروں اور جوڑوں کا عام معمول میں دھونا مسنون و مستحب عمل ہے، فرض نہیں اور جن روایات میں پوروں کو دھونے کا حکم اور نہ دھونے کی مذمت ہے وہ کمزور و ضعیف ہیں۔

① سیدنا عبداللہ بن بشر مازنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«قُصُّوْا أَظَافِيْرَكُمْ وَادْفِنُوْا قُلَامَاتِكُمْ وَنَقُّوْا بَرَاجِمَكُمْ وَنَظِّفُوْا لَثَاتِكُمْ مِنَ الطَّعَامِ وَتَسَنَّنُوْا وَلَا تَدْخُلُوْا عَلَيَّ قَخْرًا بَخْرًا» ❷

'' اپنے ناخن کاٹو، تراشیدہ ناخن دفناؤ، انگلیوں کے پورے صاف کرو، دانتوں میں پھنسے کھانے کے ذرات صاف کرو، مسواک کرو اور میرے پاس پیلے اور بدبودار دانتوں کے ساتھ داخل نہ ہو۔''

② سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا: یا رسول اللہ! جبرائیل آپ سے دور ہو گئے ہیں (اس کی کیا وجہ ہے؟) آپ نے فرمایا:

«وَلِمَ لَا يُبْطِئُ عَنِّيْ وَأَنْتُمْ حَوْلِيْ لَا تَسْتَنُّوْنَ، وَلَا تُقَلِّمُوْنَ أَظْفَارَكُمْ، وَلَا تَقُصُّوْنَ شَوَارِبَكُمْ، وَلَا تُنَقُّوْنَ رَوَاجِبَكُمْ» ❸

❶ فتح الباری: ۱۰/ ۳۳۸۔

❷ ضعیف: نوادر الاصول فی احادیث الرسول: ۱/ ۱۸۵۔ سلسلة الأحاديث الضعيفة: ۱۴۷۲۔

❸ ضعیف: مسند احمد: ۲۱۸۱۔ طبرانی کبیر: ۱۱/ ۴۳۱: ۱۲۲۲۴۔ مسند الشامیین: ۱۵۲۵۔ ثعلبہ بن مسلم خثعمی اور ابوکعب مولی ابن عباس مجہول راوی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”وہ مجھ سے دور کیوں نہ ہو جب کہ تم میرے گرد ہو، نہ مسواک کرتے ہو، نہ ناخن تراشتے ہو، نہ مونچھیں پست کرتے ہو اور نہ اپنی انگلیوں کے پورے صاف کرتے ہو۔“

نیز جس روایت میں وضو کے ساتھ انگلیوں کے پورے دھونے کا بیان ہے وہ کمزور ہے۔سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

«وقَّت رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَحْلِقَ الرَّجُلُ عَانَتَهُ كُلَّ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا، وَأَنْ يَنْتِفَ إِبِطَهُ كُلَّمَا طَلَعَ، وَلَا يَدَعْ شَارِبَيْهِ يَطُوْلَانِ، وَأَنْ يُقَلِّمَ أَظْفَارَهُ مِنَ الْجُمُعَةِ إِلَى الْجُمُعَةِ، وَأَنْ يَتَعَاهَدَ الْبَرَاجِمَ إِذَا تَوَضَّأَ، فَإِنَّ الْوَسَخَ إِلَيْهَا سَرِيْعٌ» ❶

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدت مقرر کی کہ آدمی ہر چالیس دن میں زیر ناف بال مونڈے، جب بھی بغلوں کے بال ظاہر ہوں انھیں اکھاڑے، اپنی مونچھیں نہ چھوڑے کہ وہ لمبی ہو جائیں، جمعہ سے لے کر جمعہ تک ناخن تراشے اور جب وضو کرے تو اپنی انگلیوں کے پوروں کی صفائی کا خاص اہتمام کرے کیونکہ میل ان میں جلد سرایت کرتی ہے۔“

❶ ضعیف: الكامل فی ضعفاء الرجال: ١/ ٤٢٣۔ تخريج أحاديث أحياء العلوم: ١/ ٣٠٩۔ یہ روایت ضعیف ہے، اس میں ابراہیم بن سالم نیسابوری منکر روایات بیان کرتا ہے اور عبد اللہ بن عمران بصری طائی ضعیف راوی ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

⑧ ختنے کروانا

ختنے کروانا ایک شرعی حکم ہے، اس شرعی حکم کا تعلق ہر دین اور ملت کا شعار رہا اور دین اسلام نے بھی اس کی مشروعیت کو باقی رکھا ہے۔ اس کے متعلقہ احکام کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1. سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اَلْفِطْرَةُ خَمْسٌ، أَوْ خَمْسٌ مِنَ الفِطْرَةِ: الخِتَانُ، وَالِاسْتِحْدَادُ، وَنَتْفُ الإِبْطِ، وَتَقْلِيمُ الأَظْفَارِ، وَقَصُّ الشَّارِبِ» ❶

"پانچ چیزیں فطرت ہیں یا پانچ چیزیں فطرت سے ہیں: ختنہ کرنا، (زیر ناف) بال مونڈھنا، بغلوں کے بال اکھیڑنا، ناخن تراشنا اور مونچھیں کاٹنا۔"

2. سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی طہارت میں آزمائش کی، جن میں سے پانچ چیزوں کا تعلق سر کے علاوہ باقی بدنی طہارت سے تھا:

«وَفِي الْجَسَدِ: تَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ، وَحَلْقُ الْعَانَةِ، وَالْخِتَانُ، وَنَتْفُ الْإِبْطِ، وَغَسْلُ مَكَانِ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ بِالْمَاءِ» ❷

❶ صحيح بخاري: ٥٨٨٩۔ صحيح مسلم: ٢٥٧۔

❷ صحيح: تفسير عبد الرزاق: ١١٦۔ مستدرك حاكم: ٢/ ٢٦٦۔ سنن بيهقي: ٦٨٥۔ صحيح أبي داؤد: ١/ ٩٤۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”اور جسم سے متعلق (طہارت) ناخن کاٹنا، زیر ناف بال مونڈھنا، ختنہ کرنا، بغلوں کے بال اکھیڑنا اور پیشاب و پاخانے کے نشان کو پانی سے دھونا۔“

فوائد:

ختنہ کروانے کے واجب اور سنت ہونے کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے، احادیث کی رو سے ختنہ کروانا مسنون و مستحب عمل ہے، یہی موقف راجح ہے۔ نیز جس آیت سے ختنہ کے وجوب کی دلیل لی جاتی ہے، اس سے یہ مفہوم لینا درست نہیں اور ختنہ کے وجوب کے لیے جو روایات پیش کی جاتی ہیں وہ ضعیف ہیں۔ ذیل میں وجوب کے قائلین کے دلائل پیش خدمت ہیں۔

① اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿ثُمَّ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۭ وَ مَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ﴾ (النحل: ۱۲۳)

”پھر ہم نے تیری طرف وحی کی کہ ابراہیم کی ملت کی پیروی کر، جو ایک اللہ کی طرف ہو جانے والا تھا اور مشرکوں سے نہ تھا۔“

ختنہ کے وجوب کے قائلین اس آیت سے استدلال کرتے ہیں کہ اس میں ملت ابراہیم کی اتباع کا حکم ہے اور ختنہ کروانا سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی ملت ہی سے ہے، لہٰذا اس کی تعمیل بھی لازم ہے۔ لیکن یہ استدلال درست نہیں کیونکہ اکثر علماء کے ہاں ملت ابراہیم سے مراد توحید ہے، ان کے دیگر افعال مراد نہیں۔ جب علماء کا اس آیت کے مفہوم کی تعیین میں اختلاف ہے تو اسے ختنہ کے وجوب کی دلیل کیسے بنایا جا سکتا ہے۔

② سیدنا کلیب حضرمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: میں نے اسلام قبول کر لیا ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں ارشاد فرمایا:

«أَلْقِ عَنْكَ شَعْرَ الْكُفْرِ»

”اپنے سے کفر کے بال منڈوا دو۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اور نبی ﷺ نے ان کے ساتھ اسلام قبول کرنے والے ایک دوسرے شخص سے فرمایا:

«أَلْقِ عَنْكَ شَعْرَ الْكُفْرِ وَاخْتَتِنْ» ❶

''اپنے سے حالت کفر کے بال اتر وا اور ختنہ کرواؤ۔''

③ سیدنا قتادہ رہاوی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور اسلام قبول کیا تو آپ نے مجھے ارشاد کیا:

«يَا قَتَادَةُ! اغْتَسِلْ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَاحْلِقْ عَنْكَ شَعْرَ الْكُفْرِ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ مَنْ أَسْلَمَ أَنْ يَخْتَتِنَ، وَكَانَ ابْنَ ثَمَانِيْنَ سَنَةً» ❷

''قتادہ! پانی اور بیری (کے پتوں) کے ساتھ غسل کر، حالت کفر کے بال مونڈ دے اور رسول اللہ ﷺ جو مسلمان ہوتا اسے ختنہ کروانے کا حکم دیتے خواہ وہ اسی برس کا ہوتا۔''

④ سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں نبی ﷺ کے دستے سے صحیفہ ملا جس میں یہ عبارت منقول تھی:

«إِنَّ الْأَقْلَفَ لَا يُتْرَكُ فِي الْإِسْلَامِ حَتَّى يُخْتَتَنَ وَلَوْ بَلَغَ ثَمَانِيْنَ سَنَةً» ❸

''اسلام میں بے ختنہ شخص کو اس وقت تک نہیں چھوڑا جائے گا جب تک وہ ختنہ نہ کروا لے، خواہ وہ اسی سال کی عمر کو پہنچ جائے۔''

❶ ضعیف: مسند احمد: ۴۱۸۳۔ سنن أبي داؤد: ۳۵۶۔ سنن بیهقی: ۱۷۲۱۔ طبرانی کبیر: ۲۲/ ۳۹۵: ۹۸۲۔ یہ حدیث کئی علتوں کی وجہ سے ضعیف ہے: ابن جریج کا استاد نامعلوم ہے اور عثیم بن کثیر بن کلاب اور ان کا والد مجہول راوی ہیں۔

❷ ضعیف: طبرانی کبیر: ۱۹/ ۱۴: ۲۰۔ سلسلة الأحاديث الضعيفة: ۴۲۶۰۔ علامہ البانی بیان کرتے ہیں کہ یہ روایت قابل حجت نہیں کیونکہ اس میں ہشام بن قتادہ اور فضل بن عبداللہ رہاوی مجہول راوی ہیں۔

❸ موضوع: ۸/ ۳۲۴۔ سلسلة الأحاديث الضعيفة: ابوعلی محمد بن محمد بن اشعث کوفی وضاع راوی ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ختنہ کا مشروع وقت:

شریعت اسلامیہ میں ختنہ کروانے کو فطرتی امر ضرور قرار دیا گیا ہے لیکن ختنے کروانے کا معین وقت نہیں بتایا گیا، سو بچے کی ولادت کے بعد اس کی صحت کا خیال رکھتے ہوئے ڈاکٹروں کی مشاورت سے کسی بھی وقت ختنہ کروایا جا سکتا ہے۔ البتہ بچہ جب بلوغت کے قریب ہو تو اس وقت ختنہ کروانا افضل و مستحب عمل ہے کیونکہ عہد رسالت میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا معمول تھا کہ قریب البلوغت بچوں کا ختنہ کروایا کرتے تھے۔

سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو آپ کی عمر کتنی تھی؟ اس پر انھوں نے بیان کیا:

«أَنَا يَوْمَئِذٍ مَخْتُوْنٌ، قَالَ: وَكَانُوْا لَا يَخْتِنُوْنَ الرَّجُلَ حَتَّى يُدْرِكَ» ❶

”اس وقت میرا ختنہ ہو چکا تھا اور وہ (صحابہ) اس وقت تک آدمی کا ختنہ نہ کرواتے تھے جب تک وہ بلوغت کے قریب نہ پہنچ جاتا۔“

یہ حدیث دلیل ہے کہ ختنہ کروانے کا افضل و مستحب وقت وہ ہے جب بچہ بلوغت کے قریب ہو۔ البتہ چھوٹی عمر میں ختنہ کروانے میں کچھ حرج نہیں۔ نیز جن روایات میں ساتویں دن ختنہ کروانے کا بیان ہے وہ ضعیف ہیں۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

«عَقَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَخَتَنَهُمَا لِسَبْعَةِ أَيَّامٍ» ❷

---

❶ صحیح بخاری: ٦٢٩٩۔

❷ ضعیف: طبرانی اوسط: ٦٧٠٨۔ طبرانی صغیر: ٨٩١۔ سنن بیهقی: ٨/ ٣٢٤۔ ولید بن مسلم کی تدلیس ہے اور زہیر بن محمد تیمی ثقہ راوی ہیں لیکن اہل شام ان سے روایت کریں تو وہ روایت ضعیف ہوتی ہے۔ حافظ ابن حجر کہتے ہیں: اہل شام کی زہیر سے روایات کمزور ہیں۔ (تقریب التهذیب)، نیز امام بخاری بیان کرتے ہیں کہ ولید بن مسلم اور عمرو بن ابی سلمہ، زہیر عن ابن المنکدر، ہشام بن عروہ اور ابو حازم کے طریق سے زہیر سے منکر روایات نقل کرتے ہیں۔ (علل ابن رجب)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

”رسول اللہ ﷺ نے ساتویں دن سیدنا حسن و حسین رضی اللہ عنہما کی طرف سے عقیقہ کیا اور ان کے ختنے کروائے۔“

2 سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

«سَبْعَةٌ مِنَ السُّنَّةِ فِي الصَّبِيِّ يَوْمَ السَّابِعِ: يُسَمَّى، وَيُخْتَنُ، وَيُمَاطُ عَنْهُ الْأَذَى، وَتُثْقَبُ أُذُنُهُ، وَيُعَقُّ عَنْهُ، وَيُحْلَقُ رَأْسُهُ، وَيُلَطَّخُ بِدَمِ عَقِيقَتِهِ، وَيُتَصَدَّقُ بِوَزْنِ شَعَرِهِ فِي رَأْسِهِ ذَهَبًا أَوْ فِضَّةً» ❶

”پیدائش کے ساتویں دن بچے کی طرف سے سات چیزیں مشروع ہیں: اس کا نام رکھا جائے، اس کے ختنے کروائے جائیں، اس سے میل کچیل دور کی جائے، کان میں سوراخ کروایا جائے، عقیقہ کیا جائے، سر منڈوایا جائے، عقیقہ کا خون اس کے سر پر ملا جائے اور اس کے بالوں کے برابر سونا یا چاندی صدقہ کیا جائے۔“

لہٰذا ختنہ کے لیے ساتویں دن کی تعیین درست نہیں، بلوغت سے پہلے کسی بھی وقت ختنہ کروانا مشروع فعل ہے لیکن بلوغت کے قریب عمر میں ختنہ کروانا افضل عمل ہے۔

عمر رسیدہ افراد کا ختنہ:

اگر ختنے کی مشروعیت کا علم دیر سے ہو تو اس مسئلہ کی مشروعیت کا علم ہونے پر اسے ختنہ کروا لینا چاہیے اور عمر رسیدگی کو ختنے کی تعمیل میں آڑ نہیں بنانا چاہیے۔ نیز بے ختنہ نو مسلم افراد بھی ختنہ کروائیں گے۔ دلائل حسب ذیل ہیں:

1 سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«اِخْتَتَنَ إِبْرَاهِيمُ بَعْدَ ثَمَانِينَ سَنَةً، وَاخْتَتَنَ بِالْقَدُّومِ» ❷

”سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اسی برس کے بعد ختنہ کروایا اور انھوں نے تیشے سے

❶ ضعیف: طبرانی اوسط: ٥٥٨۔ سلسلة الأحاديث الضعيفة: ٥٤٣٢۔ رواد بن جراح ضعیف راوی ہے۔

❷ صحیح بخاری: ٦٢٩٨۔ صحیح مسلم: ٢٣٧٠۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ختنہ کیا۔“

۲ ابن شہاب زہری بیان کرتے ہیں:
«كَانَ الرَّجُلُ إِذَا أَسْلَمَ أُمِرَ بِالِاخْتِتَانِ وَإِنْ كَانَ كَبِيْرًا» ❶
”جب کوئی شخص مسلمان ہوتا تو اسے ختنہ کروانے کا حکم دیا جاتا خواہ وہ بڑی عمر کا ہوتا۔“

یہ احادیث دلیل ہیں کہ بڑی عمر کا شخص بھی ختنہ کروائے گا، ختنہ کا فعل خود بھی انجام دے سکتا ہے اور ماہر ڈاکٹرز کی خدمات بھی حاصل کی جا سکتی ہیں۔

بچیوں کے ختنہ کے بارے میں مروی تمام روایات ضعیف ہیں اور عہد رسالت میں عورتوں کے ختنہ کروانے کی کوئی روایت صحیح ثابت نہیں لہٰذا بچیوں کے ختنے مشروع نہیں، اس لیے اس فعل سے اجتناب کرنا چاہیے۔

❶ صحیح: الادب المفرد: ۱۲۵۲۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

⑨ ناخن تراشنا

ناخن تراشنا مسنون و مستحب عمل ہے، اس سے شخصیت مہذب دکھائی دیتی اور ناخنوں میں جمی میل کچیل کا ازالہ بہت سی بیماریوں اور شخصی بے توقیری سے بچاؤ کا باعث بنتا ہے۔ کیونکہ بڑے ہوئے ناخن میں جمی ہوئی میل کچیل جہاں کئی بیماریوں کا ذریعہ ہے وہاں بڑے ہوئے ناخنوں سے طبیعتیں متنفر ہوتیں ہیں اور ایسے لوگوں کے بارے میں شریعت کی مخالفت اور بدنی طہارت کے فقدان کی وجہ سے دلوں میں نفرتیں پیدا ہوتیں ہیں۔

① سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مِنَ الفِطْرَةِ حَلْقُ الْعَانَةِ، وَتَقْلِيْمُ الْأَظْفَارِ، وَقَصُّ الشَّارِبِ» [1]

''زیرناف بال مونڈنا، ناخن تراشنا اور مونچھیں پست کرنا فطرت سے ہے۔''

② سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«اَلْفِطْرَةُ خَمْسٌ: الْخِتَانُ، وَالْإِسْتِحْدَادُ، وَقَصُّ الشَّارِبِ، وَتَقْلِيْمُ الْأَظْفَارِ، وَنَتْفُ الآبَاطِ» [2]

''فطرت پانچ چیزیں ہیں: ختنہ کروانا، زیرناف بال مونڈنا، مونچھیں پست کرنا،

[1] صحیح بخاری: ۵۸۹۰۔

[2] صحیح بخاری: ۵۸۹۱۔ صحیح مسلم: ۲۵۷۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ناخن تراشنا اور زیر بغل بال اکھاڑنا۔“

ناخن تراشنا مسنون و مستحب عمل ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

«وَأَمَّا تَقْلِيْمُ الْأَظْفَارِ فَسُنَّةٌ لَيْسَ بِوَاجِبٍ» [1]

”ناخن تراشنا مسنون عمل ہے واجب نہیں۔“

احادیث نبویہ میں ہاتھوں اور پاؤں کے ناخن کاٹنے کا بیان ہے، طریقہ کار اور ترتیب کیا ہوگی اس بارے میں تفصیل موجود نہیں ہے اس لیے جیسے اور جس ترتیب سے ناخن کاٹیں جائیں درست ہے۔ پہلے ہاتھوں کے ناخن کاٹنا بعد میں پاؤں کے کاٹنا، پہلے پاؤں کے کاٹنا اور بعد میں ہاتھوں کے کاٹنا، پہلے دائیں ہاتھ کے کاٹ لیے جائیں اور بعد میں بائیں ہاتھ کے یا پہلے بائیں ہاتھ کے کاٹ لیے جائیں اور بعد میں دائیں ہاتھ کے۔ یہ تمام صورتیں مباح ہیں۔ اپنی طرف سے دائیں بائیں کو افضل قرار دینا یا فلاں انگلی کے ناخن پہلے اور فلاں کے آخر میں کاٹے جائیں یہ افضلیت احادیث سے ثابت نہیں۔

ناخن کاٹنے کی مدت:

ناخن کاٹنے کا مستحب وقت احادیث میں بیان نہیں ہوا، بہتر تو یہی ہے کہ جب ناخن بڑھ جائیں اور ان میں میل کچیل نظر آئے تو ناخن کاٹ لینے چاہئیں۔ البتہ زیادہ سے زیادہ مدت چالیس ایام ہے، اس انتہائی مدت سے تاخیر نہیں کرنی چاہیے۔

جمعہ کے دن ناخن کاٹنا:

جمعہ کے دن ناخن کاٹنے کا خاص اہتمام کرنا اور اسے سنت قرار دینے کے بارے میں مرفوع روایات ضعیف ہیں۔

1. سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

«أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَلِّمُ أَظْفَارَهُ، وَيَقُصُّ

[1] شرح النووی: ۳/ ۱۴۹۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

شَارِبَهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ أَنْ يَرُوْحَ إِلَى الصَّلَاةِ» ❶

”رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن نماز کے لیے روانہ ہونے سے قبل ناخن تراشتے اور مونچھیں پست کرتے تھے۔“

❷ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ قَلَّمَ أَظْفَارَهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وُقِيَ مِنَ السُّوْءِ إِلَى مِثْلِهَا» ❷

”جو شخص جمعہ کے دن اپنے ناخن تراشے وہ اتنے دنوں تک کے لیے بیماری سے بچالیا جاتا ہے۔“

❸ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ قَلَّمَ أَظَافِيْرَهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ أَخْرَجَ اللّٰهُ مِنْهُ كُلَّ دَاءٍ، وَأَدْخَلَ مَكَانَهُ الشِّفَاءَ وَالرَّحْمَةَ» ❸

”جس نے جمعہ کے دن نماز سے پہلے اپنے ناخن تراشے تو اللہ تعالیٰ اس سے ہر بیماری نکال دیتا ہے اور اس کی جگہ شفا اور رحمت داخل کرتا ہے۔“

البتہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ثابت ہے کہ وہ جمعہ کے دن اہتمام سے ناخن تراشا کرتے تھے۔ نافع بیان کرتے ہیں:

«أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُقَلِّمُ أَظْفَارَهُ وَيَقُصُّ شَارِبَهُ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ» ❹

---

❶ ضعیف: مسند بزار: ۸۲۹۱۔ طبرانی اوسط: ۸٤۲۔ شعب الایمان للبیهقی: ۲۵۰۸۔ سلسلة الأحاديث الضعيفة: ۱۱۱۲۔ ابراہیم بن قدامہ ضعیف راوی ہے۔

❷ موضوع: طبرانی اوسط: ٤۷٤٦۔ سلسلة الاحاديث الضعيفة: ۱۸۱٦۔ احمد بن ثابت فرخویہ رازی کذاب راوی ہے۔

❸ ضعیف جدا: تاریخ اصبهان: ۱/ ۲٤۷۔ سلسلة الاحاديث الضعيفة: ۲۰۲۱۔ طلحہ بن عمرو متروک، متہم بالکذب راوی ہے۔

❹ حسن: الجامع لابن وهب: ۲۲۰۔ سنن بیهقی: ۲/ ۲٤٤۔ بکر بن عمرو معافری صدوق اور باقی راوی ثقہ ہیں۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

"سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جمعہ کے دن اپنے ناخن تراشتے اور مونچھیں کاٹا کرتے تھے۔"

یہ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا ذاتی فعل تھا، اسے سنت نہیں قرار دیا جاسکتا، البتہ ہر شخص اپنا کوئی معمول بنانا چاہے تو معمول بنا سکتا ہے۔

نماز جمعہ سے پہلے ناخن نہ کاٹنا:

دن رات کے کسی بھی حصے میں ناخن کاٹے جا سکتے ہیں اور عشرہ ذی الحجہ میں قربانی کرنے والے اور حالت احرام میں محرم کے سوا کسی بھی وقت میں ناخن تراشنے کی ممانعت نہیں ہے۔ نیز وہ روایات جن میں نماز جمعہ سے پہلے ناخن کاٹنے سے منع کیا گیا ہے، وہ ضعیف ہیں۔ اس لیے نماز جمعہ سے پہلے اور بعد میں کسی بھی وقت ناخن کاٹے جا سکتے ہیں:

1 سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

«اَلْمُؤْمِنُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ كَهَيْئَةِ الْمُحْرِمِ، لَا يَأْخُذُ مِنْ أَظْفَارِهِ وَلَا مِنْ شَعْرِهِ حَتَّى تَنْقَضِيَ الصَّلَاةُ» [1]

"جمعہ کے دن مومن محرم کی طرح ہے، یہ اپنے ناخن اور بال نماز مکمل ہونے سے پہلے نہ کاٹے۔"

2 سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اَلْمُسْلِمُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مُحْرِمٌ، فَإِذَا صَلَّى فَقَدْ أَحَلَّ، فَإِنْ جَلَسَ إِلَى أَنْ يُصَلِّيَ الْعَصْرَ كَانَ كَمَنْ أَتَى بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ» [2]

---

[1] ضعیف: سنن بیهقی: ٢/ ٢٤٤۔

[2] ضعیف: سنن بیهقی: ٢/ ٢٤٤۔ الزیادات علی الموضوعات: ٥١٢۔ سلسلة الأحادیث الضعیفة: ٣/ ٢٤٠۔ ابومعشر نجیح بن عبد الرحمٰن سندھی ضعیف اور محمد بن حماد بن ہامان کا ابومعشر نجیح سے سماع ثابت نہیں۔ امام بیہقی ان دونوں روایات کو بیان کرنے کے بعد کہتے ہیں: فَإِنَّمَا رُوِيَا عَنْهُمَا بِإِسْنَادَيْنِ ضَعِيفَيْنِ لَا يُحْتَجُّ بِمِثْلِهِمَا (یہ دونوں روایات ضعیف سندوں کے ساتھ مروی ہیں جن سے دلیل نہیں لی جاتی)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"مسلمان جمعہ کے دن محرم ہے، چنانچہ جب وہ جمعہ کی نماز پڑھ لے تو حلال ہو جاتا ہے۔ پھر اگر وہ (نماز جمعہ کے بعد) نماز عصر تک بیٹھا رہے تو وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے حج اور عمرہ کیا۔"

ناخن کاٹنے میں تاخیر کی زیادہ سے زیادہ مدت:

ناخن کاٹنے میں تاخیر کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن ہے، ناخن تراشنے میں اس مدت سے تجاوز نہیں کرنا چاہیے۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

«وُقِّتَ لَنَا فِي قَصِّ الشَّارِبِ، وَتَقْلِيْمِ الْأَظْفَارِ، وَنَتْفِ الْإِبِطِ، وَحَلْقِ الْعَانَةِ، أَنْ لَا نَتْرُكَ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً» ❶

"ہمارے لیے مونچھیں پست کرنے، ناخن تراشنے، زیر بغل بال اکھاڑنے اور زیر ناف بال مونڈنے کی مدت مقرر کی گئی کہ ہم انھیں چالیس دنوں سے اوپر نہ چھوڑیں۔"

ناخن دفنانا:

تراشے ہوئے ناخنوں کو کسی بھی طریقے سے زائل کرنا درست ہے، اسے کوڑا کرکٹ میں پھینکنے میں کچھ حرج نہیں۔ نیز جن روایات میں ناخنوں کو دفنانے کا حکم ہے وہ ضعیف ہیں۔

① سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

«أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُ بِدَفْنِ الشَّعْرِ، وَالْأَظْفَارِ» ❷

---

❶ صحیح مسلم: ۲۵۸۔

❷ ضعیف: طبرانی کبیر: ۲۲/ ۳۲: ۷۳۔ شعب الایمان للبیهقی: ۶۰۶۹۔ سلسلة الأحاديث الضعيفة: ۲۳۵۷۔ علامہ البانی بیان کرتے ہیں کہ یہ روایت ضعیف ہے اور اس کے ضعیف ہونے کی تین علتیں ہیں: ۱۔ انقطاع: عبد الجبار بن وائل کا اپنے والد سے سماع ثابت نہیں۔ ۲۔ قیس بن ربیع ضعیف راوی ہے۔ ۳۔ محمد بن حسن بن زبیر اسدی کے بارے میں حافظ ابن حجر کہتے ہیں: یہ صدوق ہے اور اس میں کمزوری ہے۔ سلسلة الأحاديث الضعيفة: ۵/ ۳۸۱۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”رسول اللہ ﷺ بالوں اور ناخنوں کو دفن کرنے کا حکم دیتے تھے۔“

۲ میل بنت مشرح بیان کرتی ہیں:

«رَأَيْتُ أَبِي قَلَّمَ أَظْفَارَهُ، ثُمَّ دَفَنَهَا وَقَالَ: أَيْ بُنَيَّةُ، هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ» ❶

میں نے اپنے والد کو دیکھا، انھوں نے اپنے ناخن کاٹے پھر ان کو دفن کر دیا اور کہا: بیٹی! میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس طرح کرتے دیکھا ہے۔“

۳ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا مرفوع بیان کرتی ہیں:

«كَانَ يَأْمُرُ بِدَفْنِ سَبْعَةِ أَشْيَاءَ مِنَ الْإِنْسَانِ الشَّعْرِ وَالظُّفْرِ وَالدَّمِ وَالْحِيْضَةِ وَالسِّنِّ وَالْعَلَقَةِ وَالْمَشِيْمَةِ» ❷

”آپ انسان کی سات چیزیں دفنانے کا حکم دیتے تھے: بال، ناخن، خون، حیض کا چیتھڑا، دانت، خون کا (رحم میں) جما ہوا لوتھڑا اور جھلی (جس میں بچہ رحم مادر میں لپٹا ہوتا ہے اور بوقت ولادت بچے کے ساتھ نکلتی ہے)۔“

---

❶ ضعیف جدا : طبرانی کبیر: ۲۰/ ۳۲۲: ۷۶۲۔ طبرانی اوسط: ۵۹۳۸۔ الاحاد و المثانی لابن أبی عاصم: ۲۵۱۳۔ شعب الایمان للبیهقی: ۶۰۶۸۔ مسند بزار: ۲۹۶۸۔ سلسلة الأحاديث الضعيفة: ۵/ ۳۸۱۔ حافظ ابن حجر نے اصابہ میں محمد بن سلیمان کو تحت ضعیف کہا ہے اور اس سند میں اور علتیں بھی ہیں: ۱۔ میل بنت مشرح غیر معروف راویہ ہے۔ ۲۔ سلمہ بن وہرام کو ابو داؤد نے ضعیف کہا ہے، جیسا کہ المغنی فی الضعفاء للذہبی میں ہے۔ ۳۔ عبید اللہ بن سلمہ کو ابو حاتم نے کمزور کہا ہے۔ سلسلة الأحاديث الضعيفة: ۵/ ۳۸۱۔

❷ ضعیف: سلسلة الأحاديث الضعيفة: ۳۲۶۳۔ ضعيف الجامع الصغير: ۴۵۲۵۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

⑩ بغلوں کے بال اکھاڑنا

بغلوں کے بال اکھاڑنا اور نوچنا مسنون ہے، لہٰذا اس مسنون طریقہ کار کو اختیار کرنا چاہیے اور بغلوں کی صفائی کا مؤثر اور درست طریقہ یہی ہے۔ کیونکہ اسی طریقہ سے بغلوں کی صحیح صفائی ہوتی ہے اور بغلوں میں جمی میل کچیل اور بدبو کا صحیح ازالہ ممکن ہے۔ اگرچہ بغلوں کے بالوں کو اکھیڑنا ایک تکلیف دہ عمل ہے لیکن سنت پر عمل کے شوقین لوگوں کے لیے سنت پر عمل کرنے سے یہ تکلیف رکاوٹ نہیں بنتی اور ایک دو بار اس تکلیف دہ عمل پر عمل پیرا ہونے سے مستقبل میں اس پر عمل آسان ہو جاتا اور اس کے بعد تکلیف کا احساس تک نہیں رہتا۔ سو اس طریقہ کار کو اختیار کرنا اگرچہ ابتدا میں کچھ تکلیف کا باعث ہے لیکن مستقل عمل کرنے سے تکلیف کا مستقل ازالہ ہو جاتا ہے اور باقی عمر اس سنت پر عمل کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ اس کے برعکس بغلوں کے بال مونڈنا یا بال صفا پاؤڈر کے ذریعے انھیں تلف کرنا غیر مسنون اور غیر فطری طریقہ ہے۔ بغلوں کے بالوں کی صفائی کا فطری اور مسنون طریقہ زیر بغل بالوں کو اکھاڑنا ہے۔ دلائل درج ہیں:

۱۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«الفِطْرَةُ خَمْسٌ، أَوْ خَمْسٌ مِنَ الفِطْرَةِ: الْخِتَانُ، وَالِاسْتِحْدَادُ، وَنَتْفُ الإِبِطِ، وَتَقْلِيمُ الأَظْفَارِ، وَقَصُّ الشَّارِبِ» ❶

''پانچ چیزیں فطرت ہیں یا پانچ چیزیں فطرت سے ہیں: ختنہ کرنا، (زیر ناف)

❶ صحیح بخاری: ۵۸۸۹۔ صحیح مسلم: ۲۵۷۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بال مونڈھنا، بغلوں کے بال اکھیڑنا، ناخنا تراشنا اور مونچھیں کاٹنا۔"

۲۔ سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی طہارت میں آزمائش کی، ان میں پانچ چیزوں کا تعلق سر کے علاوہ باقی بدن سے ہے:

«وَفِي الْجَسَدِ: تَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ، وَحَلْقُ الْعَانَةِ، وَالْخِتَانُ، وَنَتْفُ الْإِبِطِ، وَغَسْلُ مَكَانِ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ بِالْمَاءِ» ❶

"اور جسم سے متعلق (طہارت) ناخن کاٹنا، زیر ناف بال مونڈھنا، ختنہ کرنا، بغلوں کے بال اکھیڑنا اور پیشاب و پاخانے کے نشان کو پانی سے دھونا۔"

فوائد:

❶ امام نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

«أَمَّا نَتْفُ الْإِبِطِ فَسُنَّةٌ بِالِاتِّفَاقِ وَالْأَفْضَلُ فِيهِ النَّتْفُ لِمَنْ قَوِيَ عَلَيْهِ وَيَحْصُلُ أَيْضًا بِالْحَلْقِ وَبِالنُّوْرَةِ» ❷

"بغلوں کے بال اکھاڑنا بالاتفاق مسنون عمل ہے اور جو اس کی طاقت رکھے اس کے لیے بال اکھاڑنا افضل ہے، نیز بغلوں کی صفائی بال مونڈنے اور بال صفا پاوڈر استعمال کرنے سے بھی حاصل ہو جاتی ہے۔"

❷ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

«قَالَ الْغَزَالِيُّ: هُوَ فِي الِابْتِدَاءِ مُوْجِعٌ وَلَكِنْ يَسْهُلُ عَلَى مَنِ اعْتَادَهُ قَالَ: وَالْحَلْقُ كَافٍ لِأَنَّ الْمَقْصُوْدَ النَّظَافَةُ وَتُعُقِّبَ بِأَنَّ الْحِكْمَةَ فِي نَتْفِهِ أَنَّهُ مَحَلٌّ لِلرَّائِحَةِ الْكَرِيْهَةِ وَإِنَّمَا يَنْشَأُ ذَلِكَ مِنَ الْوَسَخِ الَّذِي يَجْتَمِعُ بِالْعَرَقِ فِيهِ فَيَتَلَبَّدُ وَيَهِيْجُ فَشُرِعَ فِيهِ النَّتْفُ الَّذِي يُضْعِفُهُ فَتَخِفُّ الرَّائِحَةُ بِهِ بِخِلَافِ الْحَلْقِ، فَإِنَّهُ

❶ صحیح: تفسیر عبد الرزاق: ۱۱۶ ـ مستدرك حاكم: ۲/ ۲٦٦ ـ سنن بيهقي: ٦٨٥ ـ

❷ شرح النووي: ۳/ ۱٤٩ ـ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يُقَوِّي الشَّعْرَ وَيُهَيِّجُهُ فَتَكْثُرُ الرَّائِحَةُ لِذَلِكَ، وَقَالَ ابْنُ دَقِيْقِ الْعِيْدِ: مَنْ نَظَرَ إِلَى اللَّفْظِ وَقَفَ مَعَ النَّتْفِ وَمَنْ نَظَرَ إِلَى الْمَعْنَى أَجَازَهُ بِكُلِّ مُزِيْلٍ»» ❶

''امام غزالی بیان کرتے ہیں: شروع میں بال اکھاڑنے کا عمل تکلیف دہ ہے لیکن جو اسے معمول بنالے اس کے لیے یہ عمل آسان ہو جاتا ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ زیر بغل بالوں کو مونڈنا بھی کافی ہے کیونکہ مقصود بغلوں کی صفائی ہے۔ ان کے اس قول پر تعاقب کیا گیا ہے کہ زیر بغل بال اکھاڑنے کی حکمت یہ ہے کہ بغلیں بدبو کا محل ہیں اور یہ بدبو اس پسینے سے جمع ہوتی ہے جو بغلوں میں جمع ہوتا ہے، جس سے پسینے کی تہہ جم جاتی ہے اور اس سے بدبو پھیلتی ہے۔ چنانچہ (اس بدبو کے ازالے کے لیے) بالوں کو اکھیڑنا مشروع قرار دیا گیا ہے، یہ عمل بالوں کو کمزور کرتا ہے اور اس سے بدبو کے اثرات کم ہوتے ہیں برعکس زیر بغل بالوں کے مونڈنے کے، کیونکہ یہ عمل بالوں کو مضبوط کرتا اور بدبو کو جوش دیتا ہے۔ ابن دقیق العید کہتے ہیں: جو شخص حدیث کے الفاظ کی طرف دیکھے تو زیر بغل اکھاڑنے پر عمل پیرا ہوگا اور جو حدیث کے مفہوم کی طرف دیکھے تو وہ زیر بغل بالوں کی صفائی کا ہر طریقہ جائز قرار دیتا ہے۔''

❸ ملا علی قاری حنفی لکھتے ہیں:

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ زیر بغل بالوں کو مونڈنا مسنون عمل نہیں، بلکہ سنت زیر بغل بالوں کو اکھاڑنا ہے کیونکہ بغلوں کے بال مونڈنے سے سخت ہو جاتے ہیں جو گندی بو کا باعث بنتے ہیں۔ امام نووی کہتے ہیں: جو زیر بغل بال اکھاڑنے کی طاقت رکھتا ہو اس کے لیے بالوں کو اکھاڑنا افضل ہے۔'' ❷

---

❶ فتح الباری: ۱۰/ ۳٤٤۔ ❷ مرقاۃ المفاتیح: ۷/ ۲۸۱۵۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑪ زیر ناف بال مونڈنا

زیر ناف بال مونڈنا تمام امتوں کا اجتماعی وصف رہا ہے اور یہ فطرتی امور میں سے ایک امر ہے جس پر تمام شریعتیں عمل پیرا رہی ہیں۔ شرم گاہ کے اردگرد کی جلد کی صفائی اور بدبو کے ازالہ کا بہترین طریقہ کار ہے۔ ہر شریعت میں اسے مستقل سنت کا درجہ حاصل رہا اور اس امت کو بھی یہ وصف اپنانے کی تاکید کی گئی ہے۔ چنانچہ ہر مسلمان مرد اور عورت کے لیے پیڑو کے بال بلیڈ یا استرے سے مونڈنا افضل ہے، نیز ان بالوں کی صفائی کے لیے بال صفا پاؤڈر اور کریمیں بھی استعمال کی جا سکتی ہیں۔

① سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اَلْفِطْرَةُ خَمْسٌ، أَوْ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ: الْخِتَانُ، وَالِاسْتِحْدَادُ، وَنَتْفُ الْإِبِطِ، وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ، وَقَصُّ الشَّارِبِ» [1]

"پانچ چیزیں فطرت ہیں یا پانچ چیزیں فطرت سے ہیں: ختنہ کرنا، (زیر ناف) بال مونڈھنا، بغلوں کے بال اکھیڑنا، ناخن تراشنا اور مونچھیں کاٹنا۔"

② سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی طہارت میں آزمائش کی، ان میں پانچ چیزوں کا تعلق سر کے علاوہ باقی بدن سے ہے:

[1] صحيح بخاري: ٥٨٨٩۔ صحيح مسلم: ٢٥٧۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

«وَفِي الْجَسَدِ: تَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ، وَحَلْقُ الْعَانَةِ» ❶

''اور جسم سے متعلق (طہارت) ناخن کاٹنا، زیر ناف بال مونڈھنا ہے۔''

زیر ناف بالوں کے لیے استحداد اور حلق العانہ کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں جن کا مطلب مرد کی شرم گاہ اور خصیتین کے اوپر اگنے والے بال اور پیڑو پر اگنے والے بالوں کو مونڈنا ہے اور عورت کی شرم گاہ کے اوپر اور پیڑو پر اگنے والے بالوں کو مونڈنا ہے، دبر پر اگنے والے بال بھی اس حکم میں شامل ہیں۔ زیر ناف بالوں میں ناف سے نیچے پیٹ کے بال اور رانوں کے بالوں کو کاٹنا اس حکم میں شامل نہیں۔ یہ لوگوں کی طرف سے غلط تعبیرات و تاویلات کا شاخسانہ ہے۔ شارحین کی تعبیرات سے اس مفہوم کو سمجھنا مزید آسان ہو جائے گا۔

⌘ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

''امام نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ''العانہ'' سے مراد مرد کی شرم گاہ کے اوپر اور ارد گرد اگنے والے بال ہیں اسی طرح عورت کی شرم گاہ کے آس پاس اگنے والے بال بھی (العانۃ) کہلاتے ہیں۔ ابو عباس بن سریج سے منقول ہے کہ دبر کے حلقے کے ارد گرد اگنے والے بال بھی (العانۃ) کہلاتے ہیں۔ ان اقوال سے یہ بات ثابت ہوئی کے شرم گاہ اور دبر پر اور ان کے ارد گرد اگنے والے بالوں کو مونڈنا مستحب عمل ہے۔ ان کے مونڈنے کا بیان اس لیے کہ زیادہ تر یہی طریقہ استعمال ہوتا ہے ورنہ انھیں بال صفا پاؤڈر اور اکھاڑنے وغیرہ سے زائل کیا جا سکتا ہے۔ ابو شامہ کہتے ہیں: ''العانۃ'' (رکب) پیڑو پر اگنے والے بال ہیں، ''رَکَب'' پیٹ سے نیچے اور شرم گاہ سے اوپر (والی چوڑی ہڈی) ہے، ایک قول ہے کہ ہر ران کے ساتھ رکب ہے، ایک قول ہے کہ (رکب) شرم گاہ کا ظاہری حصہ ہے اور ایک قول کے مطابق مرد اور عورت کی شرم گاہ ہی

❶ صحیح: تفسیر عبد الرزاق: ١١٦۔ مستدرك حاكم: ٢/ ٢٦٦۔ سنن بیهقی: ٦٨٥۔ صحیح أبی داوٗد: ١/ ٩٤۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو (رکب) کہتے ہیں۔ بیان کرتے ہیں کہ شرم گاہ اور دبر سے بالوں کو زائل کرنا مستحب ہے بلکہ دبر سے بال زائل کرنا زیادہ بہتر ہے کیونکہ یہ خوف ہے کہ کچھ پاخانہ ان بالوں سے نہ اٹک جائے پھر اس گندگی کو استنجا کرنے والا پانی ہی کے ساتھ دور کر سکتا ہے ڈھیلوں کے ساتھ اسے زائل کرنا ممکن نہیں ہوتا۔ بال صفا پاؤڈر، بال اکھاڑنا اور کاٹنا مونڈنے کا قائم مقام فعل ہیں۔''❶

امام نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

«وَأَمَّا الِاسْتِحْدَادُ فَهُوَ حَلْقُ الْعَانَةِ سُمِّيَ اسْتِحْدَادًا لِاسْتِعْمَالِ الْحَدِيدَةِ وَهِيَ الْمُوسَى وَهُوَ سُنَّةٌ، وَالْمُرَادُ بِهِ نَظَافَةُ ذٰلِكَ الْمَوْضِعِ وَالْأَفْضَلُ فِيهِ الْحَلْقُ وَيَجُوزُ بِالْقَصِّ وَالنَّتْفِ وَالنُّورَةِ، وَالْمُرَادُ بِالْعَانَةِ الشَّعْرُ الَّذِي فَوْقَ ذَكَرِ الرَّجُلِ وَحَوَالَيْهِ وَكَذٰلِكَ الشَّعْرُ الَّذِي حَوَالَيْ فَرْجِ الْمَرْأَةِ، وَنُقِلَ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ بْنِ سُرَيْجٍ أَنَّهُ الشَّعْرُ النَّابِتُ حَوْلَ حَلْقَةِ الدُّبُرِ فَيَحْصُلُ مِنْ مَجْمُوعِ هٰذَا اسْتِحْبَابُ حَلْقِ جَمِيعِ مَا عَلَى الْقُبُلِ وَالدُّبُرِ وَحَوْلَهُمَا، وَأَمَّا وَقْتُ حَلْقِهِ فَالْمُخْتَارُ أَنَّهُ يُضْبَطُ بِالْحَاجَةِ وَطُولِهِ فَإِذَا طَالَ حُلِقَ»❷

''استحداد کا مطلب شرم گاہ کے بال مونڈنا ہیں، اسے لوہے یعنی استرے کا استعمال کی وجہ سے استحداد کہا گیا ہے اور یہ عمل سنت ہے۔ اس عمل سے مقصود اس جگہ (شرم گاہ) کی صفائی اور نظافت ہے، اس کی افضل صورت لوہے سے مونڈنا ہے البتہ انھیں کاٹنا، اکھاڑنا اور بال صفا پاؤڈر سے زائل کرنا جائز ہے۔ ''العانۃ'' سے مراد مرد کے شرمگاہ کے اوپر اور اردگرد اگنے والے بال ہیں اسی

❶ فتح الباری: ۱/ ۳۴۳۔

❷ شرح النووی: ۳/ ۱۴۸، ۱۴۹۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

طرح عورت کی شرم گاہ کے آس پاس اگنے والے بال بھی (العانۃ) کہلاتے ہیں۔ ابو عباس بن سریج سے منقول ہے کہ دبر کے حلقے کے ارد گرد اگنے والے بال (العانۃ) کہلاتے ہیں۔ ان اقوال سے یہ بات ثابت ہوئی کے شرم گاہ اور دبر پر اور ان کے ارد گرد اگنے والے بالوں کو مونڈنا مستحب عمل ہے۔ ان بالوں کو مونڈنے کا افضل وقت یہ ہے کہ جب ان بالوں کو مونڈنے کی حاجت ہو اور بال لمبے ہو جائیں تو انھیں مونڈ دیا جائے۔"

عورتوں کا بالوں کی صفائی کے لیے لوہا استعمال کرنا:

عوام الناس میں یہ تاثر عام ہے کہ عورتوں کے لیے لوہے کا استعمال حرام ہے، اس لیے عورتیں زیر ناف بالوں کی صفائی کے لیے لوہا (بلیڈ اور استرہ وغیرہ) استعمال نہیں کر سکتیں۔ لہٰذا انھیں بالوں کی صفائی کے لیے بال صفا پاؤڈر یا کریمیں وغیرہ استعمال کرنے چاہییں۔ عامۃ الناس میں پھیلا یہ تاثر بالکل غلط اور حدیث میں وارد الفاظ کے خلاف ہے کیونکہ مردوں اور عورتوں کے زیر ناف بالوں کی صفائی کے لیے انھیں لوہے سے مونڈنے کے الفاظ وارد ہوئے ہیں، جن کا اطلاق خواتین و حضرات ہر دو پر ہوتا ہے۔ جیسا کے اوپر احادیث میں اور اقوال شارحین میں اس کی وضاحت موجود ہے، پھر الگ سے بطور نص بھی عورتوں کے لیے لوہے سے بال مونڈنے کی تاکید ہے۔

※ سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں شریک تھے، پھر جب ہم مدینہ لوٹے اور مدینہ میں داخل ہونے لگے تو آپ نے فرمایا:

«أَمْهِلُوا حَتَّى نَدْخُلَ لَيْلًا أَيْ عِشَاءً كَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ، وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ» [1]

"ٹھہرو کہ رات ہو جائے تاکہ پراگندہ سر عورت کنگھی کر لے اور جس عورت کا

[1] صحيح بخاری: ٥٢٤٧۔ صحیح مسلم: ٧١٥۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خاوند غائب ہے وہ لوہے سے زیر ناف بال مونڈ لے۔"

فوائد:

① امام نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

«وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ الْاِسْتِحْدَادُ اسْتِعْمَالُ الْحَدِيدَةِ فِي شَعْرِ الْعَانَةِ وَهُوَ إِزَالَتُهُ بِالْمُوسَى وَالْمُرَادُ هُنَا إِزَالَتُهُ كَيْفَ كَانَتْ» ❶

"جس عورت کا خاوند غائب ہو وہ لوہے سے زیر ناف بال مونڈ لے" استحداد کا مطلب زیر ناف بال کی صفائی کے لیے لوہا استعمال کرنا ہے یعنی انھیں استرے کے ساتھ زائل کرنا اور یہاں مقصود ان بالوں کو کسی بھی طریقہ سے زائل کرنا ہے۔"

② محمد بن علی بن آدم بن موسیٰ بیان کرتے ہیں:

«بَلِ الرَّاجِحُ أَنَّ الرَّجُلَ وَالْمَرْأَةَ مُطْلَقًا فِي ذٰلِكَ سَوَاءٌ ، فَالسُّنَّةُ فِي حَقِّ الْكُلِّ الْحَلْقُ كَمَا دَلَّتِ الْأَحَادِيثُ الصَّحِيحَةُ عَلَى ذٰلِكَ» ❷

"بلکہ راجح موقف یہ ہے کہ اس (زیر ناف بال مونڈنے کے) مسئلہ میں مرد اور عورت مطلق طور پر برابر ہیں سو ہر ایک کے حق میں بال (استرے اور بلیڈ وغیرہ سے) مونڈنا مسنون عمل ہے جیسا کہ صحیح احادیث دلالت کرتی ہیں۔"

زیر بغل بال اکھاڑنے اور زیر ناف بال مونڈنے کی اکثر مدت:

بغلوں کے بال اکھاڑنے اور زیر ناف بال مونڈنے کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن ہے، اس مدت سے تاخیر درست نہیں۔ اس لیے ان بالوں کو ہفتے دس دن یا دو ہفتوں کے بعد

❶ شرح النووی: ۱۰/ ٥٤۔

❷ ذخیرۃ العقبیٰ فی شرح المجتبیٰ: ۱/ ۳۷٤۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اتار لیا جائے تو بہتر ہے لیکن اگر تاخیر ہی کرنی ہے تو چالیس دن سے تاخیر نہیں ہونی چاہیے۔

* سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

«وُقِّتَ لَنَا فِي قَصِّ الشَّارِبِ، وَتَقْلِيمِ الْأَظْفَارِ، وَنَتْفِ الْإِبِطِ، وَحَلْقِ الْعَانَةِ، أَنْ لَا نَتْرُكَ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً» (1)

''ہمارے لیے مونچھیں کاٹنے، ناخن تراشنے، بغلوں کے بال اکھاڑنے اور زیر ناف بال مونڈنے کی مدت مقرر کی گئی کہ ہم انھیں چالیس دن سے زائد نہ چھوڑیں۔''

(1) صحیح مسلم: ۲۵۸۔ سنن أبی داؤد: ۴۲۰۰۔ جامع ترمذی: ۲۷۵۹۔ سنن نسائی: ۱۴۔ سنن ابن ماجہ: ۲۹۵۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑫ کنگھی کرنا

سر کی مانگ نکالنا اور داڑھی کے بالوں کی کنگھی کرنا مشروع عمل ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ﴿ وَإِذِ ابْتَلَىٰ إِبْرَٰهِـۧمَ رَبُّهُۥ بِكَلِمَـٰتٍ ﴾ (البقرة: ١٢٤) کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی طہارت میں آزمائش کی:

«اِبْتَلَاهُ اللّٰهُ بِالطَّهَارَةِ، خَمْسٌ فِي الرَّأْسِ وَخَمْسٌ فِي الْجَسَدِ، فِي الرَّأْسِ: قَصُّ الشَّارِبِ، وَالْمَضْمَضَةُ، وَالْاِسْتِنْشَاقُ، وَالسِّوَاكُ، وَفَرْقُ الرَّأْسِ» ❶

''اللہ تعالیٰ نے طہارت سے ان کی آزمائش کی، ان میں سے پانچ چیزوں کا تعلق سر کے ساتھ اور پانچ چیزوں کا تعلق باقی جسم کے ساتھ تھا۔ سر سے متعلق (طہارت) مونچھیں کترنا، کلی کرنا، ناک کی پانی سے صفائی کرنا، مسواک کرنا اور سر کی مانگ نکالنا تھا۔''

یعنی سر کی مانگ نکالنا سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے اور اس سنت کو شریعت اسلامیہ نے

❶ صحيح: تفسير عبد الرزاق: ١١٦۔ مستدرك حاكم: ٢/ ٢٦٦۔ سنن بيهقي: ٦٨٥۔ صحيح أبي داؤد: ١/ ٩٤۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی باقی رکھا ہے۔ نبی ﷺ خود بھی کنگھی کیا کرتے تھے اور امت کے لیے بھی اس کے آداب بیان کیے ہیں جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

کنگھی کا اہتمام کرنا اور بالوں کو پراگندگی سے بچانا:

شریعت اسلامیہ میں بالوں کو کنگھی کرنے کی تاکید کی گئی ہے اور بالوں کی پراگندگی پر ناگواری کا اظہار کیا گیا ہے۔

❶ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ كَانَ لَهُ شَعْرٌ فَلْيُكْرِمْهُ» ❶

"جس کے بال ہوں وہ ان کا اکرام کرے۔"

❷ سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ نے ایک پراگندہ سر شخص دیکھا جس کے بال بکھرے تھے تو آپ نے فرمایا:

«أَمَا كَانَ يَجِدُ هَذَا مَا يُسَكِّنُ بِهِ شَعْرَهُ، وَرَأَى رَجُلًا آخَرَ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ وَسِخَةٌ، فَقَالَ: أَمَا كَانَ هَذَا يَجِدُ مَاءً يَغْسِلُ بِهِ ثَوْبَهُ» ❷

"کیا یہ شخص ایسی چیز نہیں پاتا جو اس کے بالوں کو درست (آراستہ) کر دے اور ایک دوسرا شخص دیکھا جس پر میلے کپڑے تھا تو آپ نے فرمایا: کیا یہ پانی نہیں پاتا کہ اس سے اپنے کپڑے دھو لے۔"

یہ احادیث دلیل ہیں کہ سر اور داڑھی کے بالوں کو صاف ستھرا رکھنا چاہیے اور انھیں کنگھی کر کے خوب صورت بنانا چاہیے۔ ایک دن میں جتنی بار مرضی کنگھی کر لیں لیکن اگلے دن

❶ صحیح: تسمية ما انتهى الينا من الرواة عن سعيد بن منصور لأبى نعيم۔ ص: ٥٨: ح: ١٧۔ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ١/ ٩٠٠۔

❷ صحیح: سنن أبى داؤد: ٤٠٦٢۔ سنن نسائى: ٥٢٣٨۔ مسند أبى يعلىٰ: ٢٠٢٦۔ مستدرك حاكم: ٤/١٨٦۔ سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٤٩٣۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ناغہ کریں، روزانہ کنگھی کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

روزانہ کنگھی کرنے کی ممانعت:

سر اور داڑھی کے بالوں کو پراگندگی سے بچانا اور انھیں آراستہ کرنا لازمی امر ہے لیکن بالوں کی آراستگی کے لیے یہ احتیاط ضرور ملحوظ رکھیں کہ روزانہ کنگھی نہ کریں بلکہ ایک دن کنگھی کریں اور ایک دن بغیر کنگھی کے رہیں۔ کیونکہ روزانہ کنگھی کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

① ایک صحابی بیان کرتے ہیں:

«نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَمْتَشِطَ أَحَدُنَا كُلَّ يَوْمٍ، أَوْ يَبُوْلَ فِي مُغْتَسَلِهِ» ❶

"رسول اللہ ﷺ نے ہمیں روزانہ کنگھی کرنے اور غسل خانے میں پیشاب کرنے سے منع کیا۔"

② عبد اللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کا ایک صحابی مصر کا گورنر تھا اور ان کے پاس ان کا ایک دوست آیا تو ناگہاں اس (گورنر) کا سر پراگندہ اور بال بہت بکھرے ہوئے تھے۔ اس پر اس نے پوچھا: تمھارے بال کیوں بکھرے ہیں جب کہ تم امیر ہو؟ انھوں نے بیان کیا:

«كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانَا عَنِ الْإِرْفَاهِ، قُلْنَا: وَمَا الْإِرْفَاهُ؟ قَالَ: التَّرَجُّلُ كُلَّ يَوْمٍ» ❷

"نبی ﷺ ہمیں ارفاہ (روزانہ کنگھی کرنے) سے منع کیا کرتے تھے۔ ہم نے پوچھا کہ ارفاہ کیا ہے؟ انھوں نے کہا: (ارفاہ) روزانہ کنگھی کرنا ہے۔"

❶ صحیح: سنن أبی داؤد: ۲۸۔ سنن نسائی: ۲۳۹۔ مسند احمد: ۴/ ۱۱۱۔ صحیح أبی داؤد: ۲۱۔

❷ صحیح: سنن نسائی: ۵۰۶۱۔ السنن الکبریٰ للنسائی: ۹۳۱۸۔ سلسلة الأحادیث الصحیحة: ۵۰۲۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فوائد:

یہ احادیث واضح دلیل ہیں کہ روزانہ کنگھی کرنا ناجائز اور حرام فعل ہے کیونکہ دونوں روایات میں نھی کے الفاظ بیان ہوئے ہیں اور یہ مسلمہ قاعدہ ہے کہ نہی کا صیغہ حرمت پر دلالت کرتا ہے جب کوئی قرینہ صارفہ نہ ہو۔ یہاں کوئی قرینہ صارفہ نہیں اس لیے حدیث کے الفاظ روزانہ کنگھی کرنے کی ممانعت پر دلالت کرتے ہیں۔ سو ان احادیث پر عمل کرنے کی عادت بنانی چاہیے اور بالوں کے چھوٹے بڑے ہونے، ملازمت وغیرہ کے لیے تیاری وغیرہ کی عذر داریاں پیش نہیں کرنی چاہییں۔ بلکہ احادیث نبویہ پر عمل کر کے ثواب کمائیں اور معصیت کی صورت میں گناہ کے ارتکاب سے بچیں۔

ایک شبہے کا ازالہ:

بعض لوگ روزانہ کنگھی کے جواز کے لیے ان لوگوں کو رخصت دیتے جن کے بال لمبے اور گھنے ہوں۔ بال چھوٹے ہوں یا بڑے، گھنے ہوں یا ہلکے تمام صورتوں میں روزانہ کنگھی کرنے کی ممانعت ہے اور روزانہ کنگھی کرنے کی کوئی استثنائی صورت نہیں ہے۔ لمبے بالوں والوں کے لیے روزانہ کنگھی کرنے کے جواز کے جو دلائل پیش کیے جاتے ہیں، وہ تمام روایات کمزور ہیں۔ تفصیل درج ذیل ہے:

⌘ سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

«كَانَتْ لَهُ جُمَّةٌ ضَخْمَةٌ، فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ أَنْ يُحْسِنَ إِلَيْهَا، وَأَنْ يَتَرَجَّلَ كُلَّ يَوْمٍ»[1]

''ان کے بال لمبے اور گھنے تھے، چنانچہ انھوں نے نبی ﷺ سے (روزانہ کنگھی کرنے کا) سوال کیا تو آپ نے انھیں حکم دیا کہ وہ انھیں (بالوں کو) خوبصورت

[1] ضعیف: السنن الکبریٰ للنسائی: ۹۲۶۲۔ سنن نسائی: ۵۲۳۹۔ محمد بن منکدر کا سیدنا ابوقتادہ سے سماع ثابت نہیں۔ (تہذیب التہذیب: ٦/ ٧٣)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بنائیں اور روزانہ کنگھی کریں۔"

۲۔ یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: میرے بال لمبے ہیں تو کیا میں کنگھی کر لیا کروں؟ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«نَعَمْ وَأَكْرِمْهَا، قَالَ: فَكَانَ أَبُوْ قَتَادَةَ رُبَّمَا دَهَنَهَا فِي الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ، مِنْ أَجْلِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: نَعَمْ وَأَكْرِمْهَا» ❶

"ہاں، انھیں سنوارا کر۔" راوی کہتے ہیں: چنانچہ سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بعض اوقات دن میں دو مرتبہ بالوں کو تیل لگایا کرتے تھے اس وجہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ انھیں سنوارا کر۔"

۳۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

«كَانَ لِأَبِيْ قَتَادَةَ جُمَّةٌ، فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا؟ فَقَالَ: أَكْرِمْهَا وادَّهِنْهَا» ❷

"سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کے بال لمبے تھے، انھوں ان کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا: ان کو سنوار اور تیل لگا۔"

۴۔ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ رَبَّى مِنْكُمْ شَعْرًا فَلْيُكْرِمْهُ، قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا كَرَامَتُهُ؟ قَالَ: يَدْهُنُهُ، وَيُمَشِّطُهُ كُلَّ يَوْمٍ» ❸

❶ ضعيف: موطا امام مالك رواية أبي مصعب الزهري: ٢/ ١٢٦: ١٩٩٤۔ یہ روایت منقطع کیونکہ یحییٰ بن سعید اور ابو قتادہ کے درمیان راوی گرا ہے۔ علامہ البانی بیان کرتے ہیں: یہاں یحییٰ بن سعید اور سیدنا ابو قتادہ کے درمیان محمد بن منکدر راوی ساقط ہے۔ یحییٰ بن سعید کی سیدنا ابو قتادہ سے ملاقات ثابت نہیں۔ اسی لیے سیوطی نے تنویر الحوالک میں اس روایت کو منقطع کہا ہے۔ (تمام المنة ص: ٧١)

❷ ضعيف: طبرانی اوسط: ٦٧١۔ تمام المنة ص: ٧٣۔ اسماعیل بن عیاش یہاں غیر شامیوں سے روایت کر رہا ہے اور اس کی غیر شامیوں سے روایت ضعیف ہے۔

❸ ضعيف: تاريخ اصبهان لابي نعيم: ١/ ٢٦٢۔ اسحاق بن اسماعیل رملی کمزور راوی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”تم میں سے جو شخص بال بڑھائے وہ ان کا اکرام کرے۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ! ان کا اکرام کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ انھیں تیل لگائے اور روزانہ کنگھی کرے۔“

درمیان سر سے مانگ نکالنا:

درمیان سر سے مانگ نکالنا مشروع ہے اور بغیر مانگ نکالنے کے بال سنوارنے کا ہر طریقہ خلاف سنت ہے۔ دلائل حسب ذیل ہیں:

1 سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

«كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيهِ، وَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدِلُوْنَ أَشْعَارَهُمْ، وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرُقُوْنَ رُؤُوْسَهُمْ، فَسَدَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاصِيَتَهُ، ثُمَّ فَرَقَ بَعْدُ» ❶

”نبی ﷺ جس مسئلہ میں کوئی حکم نہ دیا گیا ہوتا اس میں اہل کتاب کی موافقت کیا کرتے تھے اور اہل کتاب سر کے بال لٹکایا کرتے تھے (اور مانگ نہیں نکالتے تھے) اور مشرکین اپنے سروں کی مانگ نکالا کرتے تھے۔ چنانچہ نبی ﷺ نے (آغاز میں) اپنی پیشانی کے بال لٹکائے پھر بعد میں درمیان سے مانگ نکالی۔“

2 سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

«كُنْتُ إِذَا أَرَدْتُ أَنْ أَفْرُقَ رَأْسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَدَعْتُ الْفَرْقَ مِنْ يَافُوْخِهِ، وَأُرْسِلُ نَاصِيَتَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ» ❷

”جب میں رسول اللہ ﷺ کے سر کی مانگ نکالنے کا ارادہ کرتی تو میں آپ کے تالو سے مانگ نکالتے اور پیشانی کے بالوں کو ماتھے کے درمیان (دو حصوں

---

❶ صحيح بخاري: ٥٩١٧۔ صحيح مسلم: ٢٣٣٦۔ سنن أبي داؤد: ٤١٨٨۔ سنن نسائي: ٣٦٣٢۔

❷ حسن: سنن أبي داؤد: ٤١٨٩۔ مسند احمد: ٦/ ٩٠۔ محمد بن اسحاق صدوق اور باقی راوی ثقہ ہیں۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

میں) چھوڑ دیتی۔"

فوائد:

یہ احادیث دلیل ہیں کہ سر کے بالوں کی درمیان سر سے مانگ نکالنا مشروع ہے اس کا طریقہ یوں ہے کہ درمیان سر سے مانگ نکالنا شروع کی جائے اور درمیان سر سے لے کر آگے ماتھے تک مانگ کو دائیں اور بائیں دو حصوں میں تقسیم کیا جائے اور مانگ نکالنے میں سر کا مرکزی حصہ تالو ہے جو سر کے عین وسط میں ہوتا ہے۔ یوں سیدھی مانگ نکالنا مشروع ہے۔

مانگ نکالتے وقت دائیں جانب سے آغاز کرنا:

سر کی مانگ نکالتے وقت اور داڑھی میں کنگھی کرتے وقت دائیں حصے کو مقدم رکھیں پھر بائیں حصے پر کنگھی کریں۔ یہ نبی ﷺ کا پسندیدہ عمل تھا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

«كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ التَّيَمُّنُ، فِي تَنَعُّلِهِ، وَتَرَجُّلِهِ، وَطُهُوْرِهِ، وَفِي شَأْنِهِ كُلِّهِ» [1]

"نبی ﷺ کو جوتا پہننے، کنگھی کرنے، وضو کرنے اور ہر کام میں دائیں جانب (سے آغاز کرنا) پسند تھا۔"

[1] صحيح بخاری: ١٦٨ ۔ صحيح مسلم: ٢٦٨ ۔ سنن أبي داؤد: ٤١٤٠ ۔ جامع ترمذی: ٦٠٨ ۔ سنن نسائی: ٤٢١ ۔ سنن ابن ماجه: ٤٠١ ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

ایسی صفات اور شخصی محاسن جو انسان کو ہر معاشرے میں باوقار بناتے اور ہر ماحول اور دور کے شخص کی صفائی وستھرائی کی ضرورت کو پورا کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے وہ احکام ہر آسمانی شریعت میں نازل کر کے انھیں انجام دینے کی ترغیب دی ہے اور انھیں اپنانے پر زور دیا ہے۔ ان مشترکہ اور متفقہ احکام و مسائل کو "فطرتی امور" سے تعبیر کر کے انھیں فطرت کے موافق قرار دیتے ہوئے شرعی تعلیمات کے تناظر میں ان کی اہمیت کو دوچند کر دیا ہے۔ جہاں توحید باری تعالیٰ تمام امتوں کا مرکزی مسئلہ رہا ہے کہ ہر امت نے توحید کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے ساتھ اسے قبول کرنے اور اپنانے پر زور دیا ہے، اسی طرح یہ فطرتی امور (امتوں کے مشترکہ احکام) کی بھی ہر امت کو خاص تاکید کی ہے اور انبیاء ورسل سمیت ان کی امتوں کو پابند کیا ہے کہ وہ ان احکام کو اپنے اجسام پر لاگو کریں اور معاشرے کی نفرت، حقارت اور بے توقیری سے بچیں۔

چونکہ فطرتی امور تمام امتوں کے اجتماعی و متفقہ احکام ہیں اس لیے شریعت اسلامیہ نے بھی ان امور کو اختیار کرنے کی خاص تاکید کی ہے۔ ان امور میں سے کچھ کو فرائض کا درجہ دیا ہے تو کچھ کو مستحبات کا۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ان امور سے واقفیت حاصل کر کے ان پر من وعن عمل کر کے ان اجتماعی احکام سے شخصیتوں کو بھی نکھاریں اور فرائض و مستحبات پر عمل پیرا ہو کر اجروثواب بھی کمائیں اور ان کامل و اشرف صفاتی کی رہنمائی میسر آنے پر اپنے محسن خالق کا شکر بھی ادا کریں۔

فصل الخطاب
FASL-UL-KHITAB
للنشر والتوزیع لاہور
0300-8074150
Noon Graphics Printers 03214167895, 4503606